5674
~~5652~~/4

نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک

نماز

مرتب

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

بحسن سعی

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

ناشر

مکتبہ علم وعرفان، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز

مرتبہ : فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

پروف ریڈنگ : محمد عالم مختار حق

کمپوزنگ : چودھری عاصم لطیف (نیا پل فتح گڑھ)

ناشر : مکتبہ علم وعرفان

اشاعت : چہارم

سال طباعت : اکتوبر 2008ء

صفحات : 128

قیمت : -/40 روپے

پرنٹر : شفیق احمد شاکر پرنٹر، کچا رشید روڈ کھڑکی پیر نزد دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور

ملنے کا پتا

۔کاشانہء شیر ربانی، مکان نمبر ۵، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، دربار حضرت داتا گنج بخش، لاہور، فون: 042-7313356,7225144

۔دفتر روزنامہ شیر ربانی، کینال بنک ہاؤسنگ سکیم نزد عزیز پلی فتح گڑھ مغلپورہ لاہور

Marfat.com

انتساب

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اور
ثانی لا ثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی
مجددیؒ کے نام جنہوں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی
تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلایا۔

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
9	پیش لفظ	1
11	نماز کی اہمیت	2
12	نماز کی اہمیت ارشادات باری تعالیٰ کی روشنی میں	3
13	نماز کی اہمیت احادیث کی روشنی میں	4
18	نماز کا بیان مکتوبات امام ربانیؒ کی روشنی میں	5
26	اذان کا بیان	6
27	اذان	7
28	دعا بعد اذان	8
28	اذان کا جواب دینا	9
29	پنجگانہ نماز کا بیان	10
29	طریقہ نماز	11
35	نماز کی چھ شرطیں	12

Marfat.com

13	نماز کے چھ فرض	40
14	نماز کے انچاس واجبات	44
15	نماز کی نوے سنتیں	46
16	نماز کے مستحبات	52
17	نماز فاسد کرنے والی چیزیں	52
18	عمل کثیر اور عمل قلیل	55
19	نمازی کے آگے سے گزرنا	56
20	سترہ	57
21	نمازی کے آگے گزرنے کا صحیح طریقہ	57
22	نماز کے تینتالیس مکروہات تحریمی	58
23	شیطانی تھوک سے اپنے منہ کو بچائیں	60
24	روپے کی تصویر کا حکم	61
25	نماز کے مکروہات تنزیہی	63
26	نماز توڑنا کب مستحب ہے	68
27	نماز توڑنا کب واجب ہے	68
28	ماں باپ کی عظمت	68
29	نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ	68
30	شیطان سے محفوظ رہنے کا صحیح طریقہ	70
31	ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنائیے	70
32	الحمد شریف کا مختصر تذکرہ	73

Marfat.com

33	دعا قبول کرانے کا صحیح طریقہ	74
34	سورہ فاتحہ کے مضامین	74
35	آمین	76
36	التحیات کا ترجمہ	77
37	التحیات کا تاریخی حال	78
38	درود شریف کی خصوصیات	80
39	درود شریف کے مخصوص اوقات	81
40	نماز میں پڑھنے کی دعا	81
41	کبھی نہ بھولیئے گا	82
42	دعا سے فارغ ہونے کے بعد	82
43	فرض کی تعریف	83
44	واجب کی تعریف	83
45	سنت موءکدہ کی تعریف	83
46	سنت غیر موکدہ کی تعریف	83
47	مستحب کی تعریف	83
48	مباح کی تعریف	83
49	حرام کی تعریف	83
50	مکروہ تحریمی کی تعریف	83
51	مکروہ تنزیہی کی تعریف	84
52	اساءت کی تعریف	84

Marfat.com

84	خلاف اولیٰ کی تعریف	53
84	نماز اشراق	54
84	نماز چاشت	55
85	نماز اوابین	56
85	نماز تہجد	57
85	صلوٰۃ تسبیح	58
86	صلوٰۃ حاجت	59
87	تحیۃ الوضو	60
87	تحیۃ المسجد	61
87	تراویح	62
88	بیس رکعت تراویح پر اصحابہ کا اجماع	63
89	بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے	64
91	بیس رکعت تراویح کی حکمت	65
92	تسبیح تراویح	66
92	قراۃ خلف الامام	67
95	امین بالسر	68
96	رفع یدین	69
98	درود شریف	70
100	درود گنج عاشقان	71
101	باجماعت	72

Marfat.com

103	مسجد	73
105	نماز جمعہ	74
108	نماز عیدین	75
110	نماز جنازہ	76
113	نماز جنازہ کی نیت، دعا اور طریقہ ادائیگی	77
113	نابالغ لڑکے کی میت کے لئے دعا	78
113	نابالغ لڑکی کی میت کے لئے دعا	79
113	قبر پر مٹی ڈالنا	80
114	رات کو سونے سے پہلے کے عملیات	81
115	مسنون دعائیں	82
121	جامع دعائیں	83
123	ایمان کی صفتیں	84
123	شش کلمہ	85
125	دعائے قنوت	86
126	آیت الکرسی	87

Marfat.com

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذریات) (میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اپنی عبادت کے لیے) انسان کی تخلیق اور اس دھرتی پر آنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرے یہ دنیاوی کاروبار' کھیتی باڑی وتجارت وغیرہ انسان کی عبادت کے تسلسل کو قائم کرنے کے لیے ہیں خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ۔ یہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے لیے زندگی کو برقرار رکھنے کا ذریعہ ہے۔ عبادت کئی طرح کی ہے مثلاً نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ یہ سب عبادات میں شامل ہیں۔ ان عبادات میں سے نماز کو بڑی اہمیت ہے اور یہ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے۔ نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کئی مرتبہ ارشاد فرمایا ہے مثلاً وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت سورہ:43) (اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے)

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے کی پُر زور تاکید فرماتے تھے۔ آپؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ روحانی ارتقاء کے لیے نماز تہجد بے حد ضروری ہے۔

Marfat.com

زیرِ نظر کتاب دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ انجمن حزب الرسول آستانہ عالیہ شریف کی طرف سے تحریک نماز کی تبلیغ کے سلسلے میں عوام الناس کے لیے مرتب کی گئی ہے جس میں نماز کے ضروری ضروری مسائل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے امید ہے کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف حضور شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے غلام اور عوام الناس اس نماز کی کتاب سے بھرپور فیض یاب ہوں گے اہلِ علم حضرات سے بھی امید واثق ہے کہ اگر اس کتابچے میں کوئی غلطی نظر آئے تو وہ رہنمائی فرمائیں گے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم سے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، جناب محترم نعیم عصمت (مانچسٹر)، محمد وسیم صاحب (مانچسٹر)، محمد شیراز فیض بھٹی ایڈووکیٹ، سعید احمد صدیقی، قاضی نور اللہ، پروفیسر خالد بشیر، شفیق احمد شاکر (لاثانی بک پیلس)، ڈاکٹر محمد مصطفےٰ، فیاض احمد سیٹھی (گجرات) اور جملہ معاونین کو جزاء اور خیر و برکت عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری مدد فرمائی۔ آمین!

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ ثانی لاثانی
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
11/10/2008

Marfat.com

نماز کی اہمیت

قرآن حکیم میں یہ حکم کہیں نہیں کہ نماز پڑھا کرو بلکہ جب بھی فرمایا تو یہی کہ نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری و باطنی کے ساتھ ادا کرو۔ نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سُنّت نبوی کے مطابق تمام ارکان بجالائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو خُشوع وخشوع میں ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیت طاری ہو یعنی تو محسوس کررہا ہو کہ **کانک تراہ** گویا تو اپنے معبود حقیقی کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم ازکم اتنا تو ضرور ہو کہ **فانہ یراک** کہ تیرا رب تو تجھے دیکھ رہا ہے اس ذوق و شوق سے ادا کی ہوئی نماز ہی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا ہے(۱)

اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں' قرآن حکیم میں اس کا حکم سو (100) دفعہ سے بھی زیادہ مرتبہ آیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دین کا ستون فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ" جو نماز پابندی سے ادا کرے قیامت کے دن یہ اس کے لیے نور ہوگی' اس کے ایمان کی واضح دلیل ہوگی اور اس کی نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے پاس نہ نور ہوگا نہ اپنے ایمان کی دلیل اور نہ بخشش کا کوئی وسیلہ اور اس کا حشر قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا" اے اللہ! ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر اور اپنی عبادت اور اپنے محبوب کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔ آمین **بجاہ حبیبک الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام**۔(۲)

ا:۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری: ضیاء القرآن جلد اوّل ص ۱۳

۲:۔ ایضاً ص ۱۶۵

Marfat.com

نماز کی اہمیت۔ ارشادات باری تعالیٰ کی روشنی میں:۔

۱۔نماز۔متقین کی اہم صفت: ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ۚ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ (البقرۃ ۲۔۳) ترجمہ:۔ یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں۔اس میں متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں' نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق عطا فرمایا اس سے خرچ کرتے ہیں۔

۲۔اقامت نماز کا حکم۔وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَاللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ(البقرۃ ۱۱۰)

ترجمہ:۔اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور تم اپنے لیے نیکیوں میں سے جو کچھ آگے بھیجو گے اس کا ثمر اللہ کے ہاں ضرور پاؤ گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے ہو اُسے خوب دیکھ رہا ہے۔

۳۔ساری نمازیں پابندی سے ادا کرو۔حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ والصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ (البقرۃ ۲۳۸)

ترجمہ:۔سب نمازوں کی پابندی کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور عاجزی کرتے ہوئے کھڑے رہا کرو۔

۴۔نماز اپنے اوقات پر ادا کرو۔فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا(النساء ۱۰۳)

ترجمہ:۔پس نماز کو قائم کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے مقرر وقت پر فرض کی گئی ہے۔

۵۔نماز کے اوقات۔اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا(بنی اسرائیل ۷۸)

Marfat.com

ترجمہ:۔نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے بعد رات کے تاریک ہونے تک نیز ادا کیجیے نماز فجر تلاوت قرآن کے ساتھ۔ بے شک نماز فجر کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (یعنی دن اور رات کے فرشتے اُس وقت یکجا ہوتے ہیں)

۶۔نماز کے بعد ذکر الٰہی کا حکم۔فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (النسا:۱۰۳)

ترجمہ: جب تم نماز کو ادا کر چکو تو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

۷۔نماز تہجد۔وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ (بنی اسرائیل ۷۹)

ترجمہ:۔اور رات کے آخری حصے میں اُٹھو اور نماز تہجد ادا کرو (تلاوت قرآن کے ساتھ) یہ نماز زائد ہے آپ کے لیے یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

نماز کی اہمیت (احادیث کی روشنی میں)

(۱) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ ؀ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ ؀ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(بخاری مسلم)

Marfat.com

(۲) عَنِ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیْ الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَھَافَتُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا یَتَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سردی کے موسم میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں (اور انہیں ہلایا) تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑے ہیں۔ (احمد)

(۳) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَۃِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَۃِ اِبْلِیْسَ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا اور جو صبح سویرے بازار کی طرف گیا (بغیر نماز پڑھے) تو وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔ (ابن ماجہ)

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو

Marfat.com

فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَّبُرْهَاناً وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُوراً وَّلَابُرْهَاناً وَّلَانَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ

شخص نماز کی پابندی کریگا تو نماز اس کے لیے نور کا سبب ہوگی' کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور اُبَی بن خلف کے ہمراہ ہوگا (احمد۔ دارمی۔ بیہقی)

(۵) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاعَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُواً۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے' دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے' تیسرے بیوہ کے نکاح میں جب کہ اس کا کفو مل جائے۔ (ترمذی)

(۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعاً لَايَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلاً۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں آجاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لیتا ہے نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا (مسلم)

(۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْا ھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشَرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہوجائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کرو (ابوداؤد)

ضروری انتباہ:۔ (۱) آہستہ قرآن پڑھنے میں اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح کی مگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود کو نہ سنا تو نماز نہ ہوئی (بہار شریعت جلد سوم ص ۲۷۷) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۶۵ میں ہے۔ ان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لايجوزوبه اخذعا ته المشايخ هكذا فى المحيط وهوالمختار هكذا فى السراجية وهوالصحيح هكذا فى النقاية۔

(۲) سجدہ میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب' تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی۔ بہار شریعت جلد سوم ص ۲۷۹ فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۵۵۰ اور اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۹۴ میں ہے کہ اگر ہر دو پائے بردارد نماز فاسد ست و اگر یک پائے بردارد مکروہ است اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۳۱۳ میں ہے ووضع اصبع واحدۃ منھما شرط اور اسی کتاب میں ص ۳۵۱ پر ہے فیه يفترض وضع اصابع القدوم ولوواحدة نحو االقبلة والالم تجز والناس عنه غافلون۔ اور کنزالدقائق میں ہے ووجه الاصابع رجليه نحو القبلة اسی کے تحت بحرالرائق جلد اول ص ۳۲۱ میں ہے۔ نص صاحب الهداية فى التجنيس على انه ان لم يوجه الاصابع نحوهافانه مكروه۔

Marfat.com

(۳)۔ اکثر عورتیں اپنی نادانی سے فرض اور واجب نمازیں بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لیے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے۔ اگر کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہیں لیکن خادمہ یا لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوسکتی ہیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہوکر پڑھیں۔ یہاں تک کہ اگر کچھ دیر ہی کے لیے کھڑی ہوسکتی ہوں اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑی ہوکر اللہ اکبر کہہ لیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہوکر اتنا کہہ لیں پھر بیٹھ جائیں (بہار شریعت جلد سوم ص ۷۷ ۳ بہ حوالہ غنیۃ) اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۵۲ میں تنویر الابصار و درمختار سے ہے۔ ان قدر علی بعض القیام ولو متکئا علی عصاً او حائطاً قام لزوما بقدر مایقدر ولو قدر اٰیۃ او تکبیرۃ علی المذھب۔

آج کل عموماً مرد بھی ذرا سی تکلیف میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں حالانکہ دیر تک کھڑے ہوکر ادھر ادھر کی باتیں کرلیا کرتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لیے قیام کے بارے میں عورت مرد کا حکم ایک ہے۔

Marfat.com

نماز کا بیان مکتوباتِ امامِ ربانیؒ کی روشنی میں

نماز بہترین عبادات است بعد ایمان باللہ و برسولہ و در رنگ ایمان حسن لذاتہ است بخلاف سائر عبادات کہ حسن آنہا ذاتی نیست۔ لیک تقید ورزیدہ بعد از طہارت کاملہ چنانچہ در کتب شرع مبیّن گشتہ است بے فتور ادائے نماز باید نمود و در قرأت و رکوع و سجود و قومہ و جلسہ و سائر ارکان احتیاط باید کرد کہ بوجہ کمال ادا یابند و سکون و طمانیت در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ لازم باید داشت۔ و بمساہلہ نباید گزرانید نماز را و در وقت ادا نمایند و تاخیر را از راہ تکاسل و تجاہل تجویز نکند۔ بندہ مقبول کسے است کہ بمجرد امر مولیٰ امتثال امر و نماید کہ تاخیر کردن در امتثال امر از تمرد و سوء ادب است۔

(دفتر سوم۔ مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد عبادتوں میں سب سے بہترین عبادت نماز ہے۔ نماز کے حسن وخوبی کا کمال یہ ہے کہ اپنی ذات میں حسن ہے جب کہ دوسری عبادات اپنی ذات میں حسن نہیں ہیں (بلکہ ان کا حسن کسی اور وجہ سے ہوتا ہے) جیسا کہ کتب شرع میں وضاحت سے آیا ہے نماز کو کامل طہارت کے بعد اہتمام سے ادا کرنا چاہیے اور قرأت' رکوع' سجدہ' قومہ' جلسہ اور جملہ ارکان کو احتیاط سے بوجہ کمال انجام دینا چاہیے۔ رکوع' سجدہ' قومہ اور جلسہ میں سکون اور طمانیت (یعنی آرام سے ادا کرنے) کو لازمی جاننا چاہیے۔ سستی اور لاپرواہی سے کام نہ لینا چاہیے۔ نماز کو اول وقت پر ادا کیا جائے اور سستی و کاہلی اور جہالت کی وجہ سے تاخیر نہ ہونے پائے۔ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ وہ ہے جو اپنے مالک کا حکم ملتے ہی تعمیل کرے کیونکہ حکم کی تعمیل میں دیر کرنا سرکشی اور بے ادبی ہے۔

(۱) آخر بمحض فضل خداوندی بخاطر ریخت کہ شاید مراد از اعمالِ صالحہ ارکان خمسۂ

Marfat.com

اسلام باشد کہ بناء اسلام برآں است۔ امید است کہ اگر ایں اصول پنجگانہ اسلام بروجہ کمال ادا یابند نجات وفلاح نقد وقت است' چہ اینہا فی حد ذاتہا اعمال صالحہ اندو موانع سیات ومنکرات اندایۃ کریمہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشآ و المنکر شاہد ایں معنی است وچو ادایتان ایں پنجگانہ اسلام میسر شد امید است کہ شکر ادا یافت وچوں شکر ادا یافت۔ از عذاب نجات حاصل آمد۔

مایفعل اللّٰہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم

پس درایتاں ایں پنجگانہ بجان باید کوشید۔ علی الخصوص دراقامت نماز کہ عماد دین است مہما امکن بترک ادب از آداب آں راضی نباید شد۔ اگر نماز راتمام ساخت اصل عظیم از اسلام بدست آورد وحبل متین از برائے خلاصی حاصل کرد۔ اللہ سبحانہ الموفق۔

(دفتر اول۔ مکتوب ۳۰۴)

اردو ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل وکرم سے دل میں یہ بات ڈالی کہ اعمال صالحہ سے مراد شاید اسلام کے پانچ ارکان ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کہ اسلام کے ان پانچ اصولوں کو خوبی اور کمال سے ادا کیا جائے تو نجات وفلاح میسر آجائے گی کیونکہ یہ ارکان اپنی ذات میں اعمال صالحہ ہیں اور جملہ برائیوں اور بری باتوں سے روکنے کے لیے ہیں۔ ارشاد باری ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء و المنکر اس امر پر گواہ ہے اور جب اسلام کے ان پانچ ارکان کو ادا کرنا میسر آ گیا تو بجا طور پر امید کی جاسکتی ہے کہ شکر ادا ہو گیا اور جب شکر ادا ہو گیا تو گویا عذاب سے نجات حاصل ہو گئی۔ بمطابق ارشاد خداوندی مایفعل بعذابکم ان شکرتم وآمنتم یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم اس کا شکر ادا کرو اور ایمان لے آؤ۔ پس ان پنجگانہ اصولِ اسلام کے بجالانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے بالخصوص اقامت نماز کی طرف پوری توجہ دینی چاہیے جو دین کا ستون ہے اور حتی الامکان نماز کے آداب میں سے کوئی ادنیٰ ادب بھی چھوڑنے پر راضی نہیں ہونا چاہیے اگر نماز کو کامل

Marfat.com

طور پر ادا کرلیا تو گویا اسلام کا اصل عظیم مل گیا اور خلاصی کے واسطے مضبوط رسی ہاتھ آ گئی اور اللہ تعالیٰ سبحانہٗ ہی اس امر کی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

بہترین اعمال و فاضل ترین عبادات اقامتِ صلوٰۃ است کہ عماد دین است و معراج مومن است۔ پس اہتمام تمام نماز درادائے آں مرعی باید داشت و احتیاط باید نمود کہ ارکان و شرائط و سنن و آداب آں کما ینبغی و یلیق ادا یابد و رعایت طمانیت و تعدیل ارکان بتکرار مبالغہ نمودہ مے آید نیک محافظت نمایند کہ اکثر مردم نماز را ضائع ساختہ اند و طمانیت و تعدیل ارکان را برہم زدہ اند۔ وعید ہا درحق ایں جماعہ وارد شدہ اند و تہدید ہا آمدہ و چوں نماز درست شد امیدِ عظیم از برائے نجات میسر گشت۔ چہ دین برپا شد و معراج باتمام رسید۔ (دفتر دوم۔مکتوب ۲۰)

اردو ترجمہ:۔ مومن کے عملوں میں سے بہترین عمل اور عبادتوں میں سے سب سے فضیلت والی عبادت نماز کا قائم کرنا ہے جو دین کا ستون ہے اور مومن کی معراج لہٰذا اس کو ادا کرنے میں پورا اہتمام ملحوظ رکھنا چاہیے اور اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ نماز کے ارکان، شرائط، سنتیں اور آداب اس طرح ادا ہوں جیسا کہ ادا کرنے کا حق ہے۔ اطمینان اور تعدیل ارکان کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ اکثر لوگوں نے نماز کو ضائع کر چھوڑا ہے اور اطمینان اور تعدیل ارکان کو گڑبڑ کر دیا ہے ایسے لوگوں کے حق میں بہت سی وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور ان کی سرزنش کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز درست ہو جائے تو گویا نجات کی عظیم امید میسر آ گئی اس لیے کہ دین قائم ہو گیا اور اپنے عروج و کمال کو پہنچ گیا۔

بعد از ظہور کامل و اسباغ وضو قصد نماز کہ معراجِ مومن است باید فرمود و اہتمام باید نمود کہ نماز فرض بے جماعت ادا نباید بلکہ تکبیر اولیٰ باامام ترک نشود۔ نماز در وقتِ مستحب ادا باید و در قرأۃ مراعاۃ قدر مسنون باید کرد و در رکوع و سجود از طمانیت چارہ نبود کہ فرض است یا واجب۔ بقول مختار در قومہ راست باید استاد بر نہجے کہ استخوانہا بمقرِ خود رجوع

Marfat.com

نماید و بعد از راست ایستادن طمانیت درکار است نیز باید کرد کہ فرض است یا واجب یا سنت علیٰ اختلاف الاقوال وہمچنیں در جلسہ کو میانِ دو سجدہ است ۔ بعد از نشستن درست، اطمینان نیز درکار است ۔ چنانچہ در قومہ واقل تسبیح رکوع وسجود سہ بار است و اکثرش تا ہفت بار یا یازدہ علی اختلاف الاقوال و تسبیح امام باندازہ حال مقتدیان است ۔ شرم مے آید کہ کسے درحال انفراد در وقت قوت و استطاعت اقتصار براقل تسبیحات نماید ۔ اگر نتواند پنج بار یا ہفت بار بگوید ۔

(دفتر اول ۔ مکتوب نمبر ۲۶۶)

اردو ترجمہ :۔ کامل طہارت اور خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد نماز کا قصد کرنا چاہیے اس لیے کہ نماز مومن کی معراج ہے اور اس امر کا اہتمام کرنا چاہیے کہ فرض نماز جماعت کے بغیر ادا نہ ہو بلکہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ بھی چھوٹنے نہ پائے ۔ نماز کو مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیے ۔ قرأت میں مسنون اندازہ ملحوظ رکھنا چاہیے اور رکوع اور سجدہ ضروری طور پر اطمینان سے کیا جائے کہ اطمینان سے کرنا بقول مختار فرض ہے یا واجب اور قومہ میں اس طرح سیدھا کھڑا ہونا چاہیے کہ جسم کی تمام ہڈیاں اپنے اپنے مقام پر آ جائیں اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد اطمینان مطلوب ہے کیونکہ اطمینان ہونا مختلف اقوال کے حوالے سے فرض ہے یا واجب یا سنت ۔ اور اسی طرح جلسہ میں جو دو سجدوں کے درمیان ہے درست طور پر بیٹھنے کے بعد اطمینان مطلوب ہے ۔ رکوع اور سجدہ میں کم از کم تسبیح تین بار ہے اور زیادہ سے زیادہ، مختلف اقوال کے حوالے سے سات بار یا گیارہ بار ہے اور امام کی تسبیح مقتدیوں کے حال کے مطابق ہے شرم کی بات ہے کہ نمازی اکیلا ہو اور طاقت و استطاعت رکھنے کے باوجود کم از کم تسبیح پر کفایت کرے ۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو پانچ بار یا سات بار کہے ۔

چوں اکثر مردم دریں ایام در ادائے نماز مساہلت مے نمایند و تعدیل ارکان تقیید نے ورزند بضرورت بیاراں دریں باب بتاکید و مبالغہ مے نویسند استماع نمایند ۔

Marfat.com

مخبرِ صادق فرمودہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام دزدترینِ دزدان کسے است کہ از نماز خود بدزدگفتنہ یارسول اللہ۔ از نمازِ خود چگونہ مے دزدٗ فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلامٗ تمام نہ کند رکوع نماز او نہ سجودِ نماز راٗ و نیز فرمودہ است علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نظر نکند خدائے جل شانہ بہ نماز بندہ کہ ثابت ندارد صلب خود را در رکوع و سجود خودٗ و نیز آں سرور علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام دید مردے را کہ نماز مے گزارد و رکوع و سجود تمام نمے آرا فرمود۔ اما تخاف لومت علیٰ ذلک مت علیٰ غیر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و نیز آں سرور فرمودہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃٗ تمام نشود نماز یکے از شما تا بعد از رکوع تمام نہ ایستد وصلب خود را ثابت ندارد و ہر عضو در محلِ خود قرار نہ گیرد و ہمچنیں فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام تا درمیان سجدتین نہ نشیند وصلب خود را درست نکند و ثابت ندارد نماز او را تمام نشود۔ حضرت رسالت مآب علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ بیکے از نماز گزاراں میگذشت دید کہ احکام وارکان وقومہ وجلسہ بجانمے آردٗ فرمود کہ اگر تو بریں بمیری روزِ قیامت از امتانِ من ترا نگویند۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمودہ است کسے باشد کہ شصت سال نماز گزارد و یک نماز اوراپذیرندٗ آں آنکس باشد کہ رکوع وسجود تمام بجانیارد۔

اردو ترجمہ:۔ چونکہ اکثر لوگ ان دنوں نماز ادا کرنے میں سستی سے کام لیتے ہیں اور اطمینان سے تعدیل ارکان کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس لیے اس بارے میں تاکید اور پوری صراحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ توجہ سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغام کو پہچانے والے سچے نبی نے ان پر اور ان کی آل پر صلاۃ وسلام ہو فرمایا ہے کہ چوری کرنے والوں میں سے سب سے بڑا چور وہ شخص ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ اپنی نماز سے کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نماز کا رکوع اور نماز کا سجدہ پوری طرح ادا نہیں کرتا۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ جل شانہ اس بندے کی نماز پر نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنے رکوع اور سجدے میں پشت کو ثابت نہیں رکھتا (یعنی اطمینان سے رکوع اور سجدہ نہیں کرتا)۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نماز پڑھی مگر رکوع اور سجدہ پوری طور پر ادا نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر تجھے اسی بات پر موت آجائے تو تیری موت دین محمد پر نہ ہوگی۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی کی نماز پورے طور پر ادا نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو اور اپنی پشت کو ثابت نہ رکھے اور اس کا ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان نہ بیٹھے اور اپنی پشت کو درست نہ کرے اور ثابت نہ رکھے اس کی نماز پورے طور پر ادا نہیں ہوتی۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے ہی نمازی کے پاس سے ہوا آپ نے دیکھا کہ وہ احکام وارکان اور قومہ وجلسہ کو حسن وخوبی سے ادا نہیں کرتا تو فرمایا کہ اگر تو اس عادت پر مر گیا تو قیامت کے روز تیرا شمار میری امت کے لوگوں میں نہ ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو ساٹھ برس نماز پڑھتا رہے اور اس کی ایک نماز بھی قبول نہ ہو ایسا شخص ہے جو رکوع اور سجدے کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔

نمازِ تہجد: ہم گویا از ضروریات ایں راہ است' سعی نمایند کہ بے ضرورت ترک نہ شود و اگر در ابتدا ایں معنی متعسر باشد و بیداری در آں وقت میسر نہ شود جمعے از خدمتگاراں را برائے ایں امر تعین نمایند کہ در آں وقت خواہ ونخواہ بیدار سازند ونگذارند کہ دو خواب باشند بعد از چند روز کہ بیداری معتاد شود احتیاج بتکلف وتعمل نخواہد شد' کی کہ خواہد کہ در آخرِ شب بیدار شود باید کہ اول شب بعد نماز خفتن خواب کند و باشتغال امور لاطائل بیدار نباشد و استغفار و توجہ و التجاء و تضرع و تذکر معاصی و ذنوب و تفکر نقائص وعیوب وخوف عذابِ اخروی و ترس الم دائی در آں وقت غنیمت دانند وعفو و

Marfat.com

مغفرت از حق سبحانہ وتعالیٰ خواہند۔ (دفتر سوم۔مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔ نماز تہجد بھی گویا راہ سلوک کی ضروریات میں سے ہے۔ اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ بلا وجہ چھوٹنے نہ پائے۔ اگر شروع شروع میں یہ بات مشکل دکھائی دے اور اس وقت بیدار ہونا میسر نہ آئے تو اپنے خادموں میں سے کسی کے ذمے یہ کام سونپیں کہ وہ بہر صورت آپ کو جگا دیا کرے اور نیند میں محو نہ رہنے دے۔ چند روز کے بعد جاگنے کی عادت ہو جائے گی اور تکلف اور وقت کی حاجت نہ رہے گی جو شخص یہ چاہے کہ وہ آخرِ شب بیدار ہوا سے چاہیے کہ وہ عشاء کے بعد اول شب ہی سو جائے اور فضول کاموں میں مشغول ہو کر جاگتا نہ رہے۔ سوتے وقت استغفار' توبہ' التجا' تضرع' اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کو یاد کرنا' اپنی کوتاہیوں اور عیبوں پر نظر رکھنا' اخروی عذاب سے ڈرنا اور ہمیشہ ہمیشہ کے رنج والم سے خوفزدہ ہونا ایسے وقت میں غنیمت سمجھنا چاہیے اور حق سبحانہ وتعالیٰ کی بارگہ سے عفو وبخشش کا طلب گار ہونا چاہیے۔

صدبار ایں کلمہ استغفار باتوجہ قلب برزبان آرند۔ استغفر اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ

ونیز بعد از نماز دیگر ایں کلمہ استغفار صد بار بخوانند وبطہارت وبغیر طہارت ترک ورد ایں کلمہ استغفار نہ نمایند۔ در خبر آمدہ است۔ طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفار کثیر۔ (دفتر سوم۔مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔ (نماز تہجد کے وقت) ۱۰۰ بار کلمہ استغفار' دل کی پوری توجہ کے ساتھ زبان پر لائے وہ کلمہ استغفار یہ ہے:

استغفر اللّٰہ الذی لا الہ الاھوا لحی القیوم واتوب الیہ سبحانہ

نیز دوسری نماز کے بعد یہ کلمہ استغفار ۱۰۰ بار پڑھے وضو ہو یا نہ ہو اس کے ورد کا ناغہ نہ ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص مبارک ہے جس کے اعمال نامے میں استغفار

Marfat.com

کی کثرت پائی جائے۔

ونمازِ چاشت ہم اگرادانمودہ شود دولتے است عظیم۔سعی نمایند کہ لااقل دو رکعت بردوام از چاشت ادا کردہ شود۔ و اکثر رکعات نماز چاشت دررنگ نماز تہجد دوازدہ است وبتقضائے وقت وحال ہرچہ گزاردہ شود مغتنم است۔ (دفتر سوم۔مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔نماز چاشت بھی اگر ادا ہو سکے تو بہت بڑی دولت ہے کوشش کرنی چاہیے کہ کم ازکم دو رکعت نماز چاشت ہمیشہ ادا ہو۔نماز چاشت کی زیادہ رکعتیں نماز تہجد کی طرح بارہ ہیں اور وقت اور موقع کے مطابق جتنی ادا ہو سکیں غنیمت ہیں۔

وکوشش نمایند کہ بعد از ادائے ہرنماز فرض آیۃ الکرسی خواندہ شود کہ درخبر آمدہ است کہ بعد ہرنمازِ فرض ہر کہ آیۃ الکرسی بخواند' مانع نہ باشد اوراازدخول بہشت مگر موت۔ ونیز بعد از ادائے ہرنمازے از نماز ہائے پنجگانہ باید کہ سی وسہ بار کلمہ تنزیہ سبحان اللہ بگویند وسی وسہ بار کلمہ تحمید الحمدللہ وسی وسہ بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر و یک بار بگویند لاالہ الہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیٖ ویمیت وھو علی کل شيٍ قدیر تاعدد صد پورا شود۔ (دفتر سوم۔مکتوب ۱۷)

اردو ترجمہ:۔کوشش کرنی چاہیے کہ ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی جائے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا بہشت اور اس کے درمیان سوائے موت کے کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ پنجگانہ نماز میں ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھے اور ایک بار یہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی و یمیت وھو علیٰ کل شئی قدیر۔تا کہ گنتی پوری ۱۰۰ ہو جائے۔

Marfat.com

اذان کا بیان

حدیث پاک میں اذان دینے کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "اذان دینے والوں کی قیامت کے دن گردنیں اونچی ہوں گی"۔ مراد یہ ہے کہ ان کے درجے و مرتبے بہت بلند ہوں گے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اذان دینے کا جتنا اجر وثواب ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو اذان دینے کے لیے آپس میں قرعہ اندازی کریں۔"

ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص محض ثواب کی غرض سے متواتر سات برس تک اذان کہے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے!

طریقۂ اذان:۔ اگر مسجد میں باقاعدہ مؤذن مقرر ہو تو اس کی موجودگی میں اس کی اجازت یا رضامندی سے ہی اذان کہنی چاہیے۔ اذان دیتے وقت خاص خیال رکھا جائے کہ وقت سے پہلے نہ دی جائے' وقت سے پہلے اذان دینا درست نہیں ہے جب اذان کا وقت ہو جائے تو باوضو ہو کر اذان کے لیے مخصوص جگہ پر جو کہ مسجد کے بائیں جانب ہو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور شہادت کی انگلیاں کانوں میں دے کر بلند آواز سے اذان کہے۔

حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت منہ دائیں طرف پھیرے اور حی علی الفلاح کہتے وقت منہ بائیں طرف پھیرے مگر سینہ اور پاؤں قبلہ کی طرف ہی رہیں۔

Marfat.com

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط	نماز پڑھنے کے لیے آؤ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط	نماز پڑھنے کے لیے آؤ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط	نجات پانے کے لیے آؤ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط	نجات پانے کے لیے آؤ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

فجر کی اذان میں

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد کہے

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط	نماز نیند سے اچھی ہے
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط	نماز نیند سے اچھی ہے

☆☆☆

Marfat.com

اقامت میں

حَیَّ عَلَی الفَلاح ؕ کے بعد کہے

قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ	تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی
قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ	تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی

دعاءبعداذان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ اے رب اے پروردگار اس پوری پکار کے اور
وَالصَّلوٰةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمدؐ کو وسیلہ اور
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما۔ اور ان کو مقام
الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَانِ محمود میں کھڑا کر کہ اس کا تو نے ان سے وعدہ کیا
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ ہے اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت
الْقِيٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ سے بہرہ مند کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اذان کا جواب دینا

ہر سننے والے کو چاہیے کہ وہ اذان کا جواب دے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ”جو شخص اذان کا جواب دے یقیناً وہ بہشت میں داخل ہوگا۔“

جب مؤذن اذان دے رہا ہو تو سننے والا بھی اس کے ساتھ ساتھ وہی کلمات دہرائے۔ مگر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو اس کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ کہا جائے اور صبح کی اذان میں جب مؤذن الصلوٰۃ خیر” مِّنَ النّوم کہے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وبالحق نطقت کہا جائے تکبیر کے دوران قدقامت الصّلوٰۃ کے جواب میں اَقَا مَهاَ اللّٰهُ وَاَدا مَها کہا جائے۔

Marfat.com

پنجگانہ نماز کا بیان

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان جیسے روزہ، حج، زکوٰۃ کا حکم زمین پر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وساطت سے نازل ہوا مگر اس کے لیے وساطت گوارا نہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اوپر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر روبرو اس کا حکم فرمایا پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور ان کے اوقات تعلیم کیے کیونکہ یہ پانچوں نمازیں اس امت کے حق میں تمغۂ امتیاز تھیں۔

طریقۂ نماز

جب آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھنے کی نیت کرے۔

نیت نماز

کسی بھی زبان میں کی جاسکتی ہے اردو، پنجابی یا جو زبان بھی کوئی جانتا ہو۔ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے (اس طرح کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ رہیں اور ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کو چھو جائیں) اور اللہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے (داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑے باقی تین انگلیاں ملا کر پیچھے رکھے اور ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رہے۔)

پھر ثنا پڑھے اور تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی ایک سورۃ جو یاد ہو پڑھے اس کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے۔ (دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو پکڑ لے اور اپنی کمر کو پوری طرح جھکا

Marfat.com

دے) اس حالت میں تین بار رکوع کی تسبیح پڑھے پھر تسمیع پڑھتا ہوا کھڑا ہو جائے اور تحمید پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے (سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ناک زمین سے لگنی چاہیے اور پھر ماتھا اور دونوں ہاتھ منہ کے برابر قبلہ رخ رہیں ہاتھوں کی انگلیاں نہ تو آپس میں ملائی جائیں اور نہ ہی زیادہ کھولی جائیں اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ پاؤں کی انگلیاں زمین سے نہ اٹھیں) سجدہ کی حالت میں کم از کم ۳ بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ میں چلا جائے اور پھر تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے (اب دوسری رکعت شروع ہوگئی ہے) تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اس کے بعد کوئی ایک سورۃ جو یاد ہو پڑھے اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت مکمل کرے دوسرے سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے (بیٹھے ہوئے داہنا پاؤں اس طرح کھڑا رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور بایاں پاؤں لیٹا رہے) چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور پہلے کی طرح دو رکعت اور پڑھے۔

اگر فرض نماز پڑھ رہا ہو تو پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھے اگر سنتیں یا نوافل پڑھ رہا ہو تو پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے بعد کسی اور سورۃ کا پڑھنا ترتیب سے ضروری ہے۔

چوتھی رکعت میں سجدے کے بعد آخری قعدہ میں بیٹھے تو تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد دعاء پڑھے اور پھر سلام پھیر دے پہلے دائیں طرف منہ کر کے سلام کے الفاظ کہے اور پھر بائیں طرف منہ کر کے کہے۔

سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اگر دو رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو پھر پہلا قعدہ ہی آخری قعدہ ہوگا اسی طرح نماز مکمل کرے۔

اگر سنت غیر مؤکدہ پڑھ رہا ہو یعنی عصر یا عشاء کی چار سنتیں تو پھر پہلے قعدہ میں تشہد کے

Marfat.com

بعد درود شریف اور دعا پڑھنا ضروری ہے۔ دعا کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت پھر پہلی رکعت کی طرح ثنا پڑھ کر شروع کرے اور باقی نماز پہلے کی طرح مکمل کرے۔

نیت نماز

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط
تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو یکسو ہو کر نہیں میں شریک لانے والوں میں سے

ثنا

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ط
اے اللہ تیری ذات پاک ہے خوبیوں والی اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۞ اِیَّاکَ نَعْبُدُوَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۞ اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۞ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۞
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ مہربان ہے رحم والا قیامت کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔

بعد میں کہے اٰمِیْن الٰہی قبول فرما۔

Marfat.com

سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس
لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ نے (کسی کو جنا) اور نہ کسی سے جنا گیا اور کوئی
كُفُوًا اَحَدٌ ۠ بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ اللہ بہت بڑا ہے

رکوع کی تسبیح (تین بار)

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ؕ پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ؕ اللہ نے اس بندے کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ؕ اے ہمارے پروردگار تیرے لیے تمام تعریف ہے

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ اللہ بہت بڑا ہے

سجدہ کی تسبیح (تین بار)

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پاک ہے میرا پروردگار بڑا عالی شان

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ اللہ بہت بڑا ہے

Marfat.com

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلامتی ہو ہم پر
الصّٰلِحِيْنَ ٥ اور اللہ کے نیک بندوں (صالحین) پر
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ الٰہی حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت بھیج
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا
مَّجِيْدٌ ٥ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ بزرگ ہے۔ الٰہی برکت دے حضرت محمد کو اور
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى حضرت محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درود کے بعد کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ٥ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ اے ہمارے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور
الْحِسَابُ ٥ سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں
کا) حساب ہونے لگے۔

Marfat.com

دونوں طرف منہ پھیر کر کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ
سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو

دعا بعد فرائض

اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ الٰہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری
وَاِلَیۡکَ یَرۡجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا طرف سلامتی رجوع کرتی ہے اے ہمارے پروردگار
بِالسَّلَامِ وَاَدۡخِلۡنَا دَارَالسَّلَامِ ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر ہم کو
تَبَارَکۡتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیۡتَ داخل کر اے ہمارے پروردگار تو برکت والا ہے اور
یَاذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ؕ بلند ہے اے صاحب عظمت اور بزرگی والے۔

نماز کے بعد

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ (۳۳ بار) پاک ہے اللہ تعالیٰ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه (۳۳ بار) تمام تعریف اللہ کے لیے ہے
اَللّٰهُ اَکۡبَرُ (۳۴ بار) اللہ سب سے بڑا ہے

دعا بعد نماز

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ اِیۡمَانًا مُّسۡتَقِیۡمًا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان
وَّفَضۡلًا دَآئِمًا وَّنَظۡرًا رَّحۡمَةً وَّعَقۡلًا مستقیم کا اور فضل دائم کا اور نظر رحمت کا اور
کَامِلًا وَّعِلۡمًا نَّافِعًا وَّقَلۡبًا مُّنَوَّرًا عقل کامل کا اور علم نافع کا اور دل روشن کا اور
وَّتَوۡفِیۡقًا اِحۡسَانًا وَّصَبۡرًا جَمِیۡلًا احسان کی توفیق کا اور عمدہ صبر کا اور بڑے اجر
وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا وَّلِسَا نَاذَاکِرًا وَّبَدَنًا کا اور ذکر کرنے والی زبان کا اور بدن صبر
صَابِرًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّسَعۡیًا مَّشۡکُوۡرًا کرنے والے کا اور رزق فراخ کا اور کوشش
وَّذَنۡبًا مَّغۡفُوۡرًا وَّعَمَلًا مَّقۡبُوۡلًا وَّدُعَآءً مشکور کا اور گناہ مغفور کا اور عمل مقبول کا اور دعا
مُّسۡتَجَابًا وَّلِقَآءَ اللّٰهِ نَصِیۡبًا وَّجَنَّةً منظور کا اور دیدار اللہ کے حصے کا اور جنت

Marfat.com

فِرۡدَوۡساً وَّنَعِیۡماً مُّقِیۡماً ط وَصَلَّی اللّٰہُ فردوس کا اور ہمیشہ کی نعمت کا اور خدا کی رحمت
تَعَالیٰ عَلیٰ خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ اٰلِہٖ اس کی تمام خلقت کے بہترین محمد پر اور ان کی
وَاَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط بِرَحۡمَتِکَ یَا آل اور اصحاب پر تیری رحمت کے ساتھ اے
اَرۡحَمَ الرّٰاحِمِیۡنَ ط سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

نماز کی چھ شرطیں

یہ ہیں۔طہارت' سترعورت' استقبال قبلہ' وقت' نیت' تکبیر تحریمہ

پہلی شرط طہارت:۔ یعنی نمازی کے بدن کا حدثِ اکبر و اصغر اور نجاستِ حقیقیہ بقدر مانع سے پاک ہونا اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھنا ہے نجاستِ حقیقیہ بقدر مانع سے پاک ہونا۔

حدث اکبر:۔ حدثِ اکبر ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔

حدث اصغر:۔ حدثِ اصغر ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً پاخانہ' پیشاب' ہوا کا خارج ہونا' خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس کے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہے گا۔اور اگر صرف چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارا لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے' خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر آ گیا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آ گئی۔مگر وہ خون ان صورتوں میں بہنے کے قابل نہ تھا۔تو وضو نہ ٹوٹے گا۔منہ بھر قے وضو توڑ دیتی ہے۔سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا۔اسی طرح جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہ گیا۔بے ہوشی اور جنون اور غشی ان سب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نجاستِ حقیقیہ بقدر مانع:۔ نجاست حقیقیہ بقدر مانع اس کو کہتے ہیں کہ اس کے

Marfat.com

بدن یا کپڑے میں لگے رہنے سے نماز ہوتی ہی نہیں اور نجاست خفیفہ میں یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے زیادہ ہو جس حصے میں لگی ہے نماز صحیح ہونے کے لیے کپڑے یا بدن کو اس سے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ بقدر مانع سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔

دوسری شرط ستر عورت:۔ عورت بدن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے اور ستر کے معنی چھپانا۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ عورت ہے اور اس کا چھپانا فرض خواہ نماز میں ہو یا بیرون نماز۔ ناف عورت میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ یعنی ناف کے نیچے میں گھٹنے کے نیچے تک۔ مرد میں اعضاء عورت نو ہیں جن کا چھپانا فرض ہے' ان میں اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہا جتنی دیر تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکتا ہو تو نماز جاتی رہے گی۔

آزاد عورتوں کے لیے:۔ باستثناء پانچ عضو کے سارا بدن عورت ہے

مسئلہ۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے اگر عورت نے اس کو اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔

مسئلہ۔ اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لیے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے۔ علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

تیسری شرط استقبال قبلہ ہے:۔ تیسری شرط استقبال قبلہ ہے یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا استقبال قبلہ نام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لیے جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے

Marfat.com

گر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار پینتالیس درجے رکھی گئی ہے پس اگر پینتالیس درجہ سے زیادہ انحراف ہے' استقبال نہ پایا جائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدل سکے اور وہاں کوئی اور بھی نہیں جو متوجہ کر دے تو اس صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اس پر اعادہ بھی نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے' نہ وہاں مسجدیں ہیں نہ چاند و سورج' ستارے نکلے ہوں یا نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے شخص کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (یعنی سوچے) جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے اس کے حق میں یہی قبلہ ہے۔

مسئلہ۔ نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور اتنا وقفہ نہ ہوا جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے تو نماز ہوگئی۔

مسئلہ۔ اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے تو نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

چوتھی شرط وقت ہے:۔ فجر کی نماز کا وقت پو پھٹنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہے۔ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا ہونے یعنی ڈیڑھ دو گھنٹہ دن رہنے تک ہے۔ عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے سے پہلے تک ہے۔ مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہونے تک ہے یعنی مغرب کی اذان کے بعد زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے تک ہے اور عشاء کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے فجر ہونے کے پہلے تک رہتا ہے۔

Marfat.com

پانچویں شرط نیت ہے:۔ نیت دل سے پکے ارادے کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتے ہو تو فوراً بلا تامل بتادے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں عربی زبان کی تخصیص نہیں اردو فارسی بھی ہوسکتی ہے۔

مسئلہ۔ فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے۔ مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اور فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔

مسئلہ۔ نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے۔

مسئلہ۔ فرض قضا ہوگئے ہوں تو ان میں بہ وقت ادائیگی تعین یوم اور تعین نماز ضروری ہے مثلاً یوں نیت کرے فلاں دن کی فلاں نماز کی میں نے نیت کی۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔

مسئلہ۔ نفل وسنت وتراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت کرے۔

مسئلہ۔ یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔

مسئلہ۔ مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو امامت کی نیت کرنا مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں یہاں تک کہ اگر امام نے یہ نیت کرلی کہ میں فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور اس شخص نے اس کی اقتدا کی تو نماز ہوگئی مگر ثواب جماعت نہیں پائے گا۔

نیت کا صحیح طریقہ یہ ہے:۔ کہ یوں کہے نیت کی میں نے آج کی فجر کے دو رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے' منہ طرف کعبہ شریف کے' اگر مقتدی ہے تو اتنی نیت اور کرے کہ اس امام کے پیچھے' اسی طرح ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نمازوں

Marfat.com

میں متعلقہ نماز کی نیت کرے۔

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:۔یعنی اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ۔جن نمازوں میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے۔پس اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔پھر کھڑا ہو گیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

مسئلہ۔امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر تحریمہ اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے۔نماز نہ ہوگی۔بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر تکبیر اس حالت سے (جھکنے سے) پہلے ختم کر لی تو ہو گئی۔

مسئلہ۔اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی اقتداء درست نہیں (کہ مقتدی امام سے آگے ہو گیا پیچھے نہ رہا خواہ اکبر ہی امام سے پہلے کہا (امام نے اللہ کہا مقتدی نے اکبر کہا)

نوٹ:۔یہ اہم مسئلہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن سکے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ تکبیر تحریمہ ادا نہ ہوئی اگر بہرا ہے تو اتنی آواز سے کہے کہ اگر بہرا نہ ہوتا تو سن لیتا اسی طرح شور وغل کے دوران...... دنیا کے ہر عمل کے واسطے یہی حکم ہے خواہ نماز میں پڑھنے والا عمل ہو یا نماز کے علاوہ درود و ظائف جو آیت جس مقدار میں پڑھنا فرض ہے تو اتنی آواز سے فرض ہے کہ خود سن لے اسی طرح جس مقدار میں واجب ہے تو اتنی ہی آواز سے واجب' اسی طرح سنت عمل اس سے کم آواز میں پڑھنا' پڑھنا نہیں سوچنا ہے اس سے وہ حضرات سبق لیں جو زبان تو کیا ہونٹ بھی نہیں ہلاتے نماز یا دیگر وظائف ادا کرتے ہیں۔پھر شکوہ بھی کرتے ہیں کہ نماز یا وظیفوں میں اثر نہیں رہا۔نماز یا وظیفوں میں اثر کس طرح پیدا ہو جبکہ الفاظ ادا نہیں کیے' سوچے ہیں بلکہ سوچے بھی نہیں۔

Marfat.com

نماز کے چھ فرض یہ ہیں

(۱) قیام‘ (۲) قرأت‘ (۳) رکوع‘ (۴) سجدہ‘ (۵) قعدہ اخیرہ‘ (۶) خروج بصنعہ
ہر ایک کی تفصیل یہ ہے :۔

پہلا فرض قیام ہے :۔ اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

مسئلہ۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہوتی ہے یعنی جتنی دیر میں قرأت فرض پڑھی جائے۔ اتنی دیر قیام فرض ہے اور جتنی دیر میں قرأت واجب پڑھی جائے اتنی دیر واجب اور جتنی دیر میں قرأت مسنون پڑھی جائے اتنی دیر مسنون ہے یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے پہلی رکعت میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے اور قیام مسنون میں ثناء‘ تعوذ و تسمیہ کی مقدار بھی داخل ہے۔

مسئلہ۔ قیام و قرأت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و ترک سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے اس پر فرض کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ۔ فرض‘ وتر‘ عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔

مسئلہ۔ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ۔ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اس پر فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے بشرطیکہ کسی اور طریقہ پر روک نہ سکے۔ یونہی اگر کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر

Marfat.com

پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر۔

مسئلہ ۔کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہو گا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑے ہونے سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو۔ یا کھڑے ہونے سے صحت میں دیر ہوتی ہو یا کھڑے ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ ۔اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ دیر کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔

دوسرا فرض قرأت ہے:۔ مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ سورۂ فاتحہ نہ کوئی آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی نماز میں' امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے۔**لطیفہ**۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و حدیث میں گہری نظر ڈال کر یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں۔ ایک جماعت یہ کہتی تھی کہ مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے بغیر اس کے مقتدی کی نماز نہ ہوگی یہ جماعت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ ہم اس مسئلہ

Marfat.com

میں آپ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت اچھا مگر یہ بتایئے کہ آپ میں سے ہر شخص گفتگو کرے گا یا کسی ایک شخص کو گفتگو کے لیے مقرر کیجیے گا۔ بولے ایک شخص کو مقرر کریں گے جو ہم سب کا نمائندہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ کسی کو نمائندہ بنا دیں گے تو پھر آپ کو بولنے کا حق باقی نہ رہے گا اور اس کی گفتگو آپ کی گفتگو قرار پائے گی۔ کہنے لگے جی ہاں اس کی گفتگو ہماری گفتگو ہوگی اور اس کی موجودگی میں ہمیں بولنے کا حق بھی نہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو جب یہ دو باتیں مسلم ہیں تو مناظرہ ختم ہوگیا اور آپ ہار گئے کیونکہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ امام مقتدیوں کی جانب سے بارگاہ الٰہی میں نمائندہ ہوتا ہے جب وہ قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہیں انہیں قرأت کرنے کا حق نہیں۔ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب سن کر وہ لوگ ساکت ہوگئے اور شرمندہ ہوکر واپس چلے گئے۔

تیسرا فرض رکوع ہے:۔ رکوع سے مراد یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں' یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم جھکا تو رکوع نہ ہوا اور پورا یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ۔ کوزہ پشت آدمی جس کا کب رکوع کی حد تک پہنچ گیا ہو رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے۔

چوتھا فرض سجدہ ہے:۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب حالتوں میں زیادہ قرب بندہ کو خدا سے بحالت سجدہ ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں زیادہ دعا کیا کرو۔

نماز کو برباد ہونے سے بچایئے

پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی اور پیٹ نہ لگا جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے

Marfat.com

ناواقفیت کی بناء پر نمازیں برباد ہوتی ہیں عوام تو عوام خواص بھی اس میں گرفتار ہیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی ناک کی فقط نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

مسئلہ۔ کسی نرم چیز پر جیسے گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کیونکہ پیشانی اگر خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار رہا۔ کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز اس پر نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عذر جیسے ہجوم کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا تو جائز ہے اور بلا عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر اور بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ۔ ہجوم کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ نماز میں اس کے ساتھ شریک ہے تو جائز ہے اور اگر وہ دوسرا آدمی نماز ہی میں نہیں یا نماز میں تو ہے مگر وہ اپنی الگ پڑھ رہا ہے تو جائز نہیں۔

مسئلہ۔ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگلی سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا اور اگر بارہ انگلی سے کم نیچی ہے تو ہو گیا۔

مسئلہ۔ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اور اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں۔

پانچواں فرض قعدۂ اخیرہ ہے:۔ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ اس میں التحیات بتمامہ پڑھی جا سکے فرض ہے اور اسی بیٹھنے کو قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

چھٹا فرض خروج بصُنعِہ ہے:۔ قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا خروج بصنعہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ۔ قیام، رکوع، سجود، قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے کہ پہلے قیام کرے پھر رکوع پھر سجود پھر قعدہ اخیرہ۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد میں قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع کیا پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

مسئلہ۔ جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ جیسے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔

مسئلہ۔ مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔

نماز کے انچاس[۴۹] واجبات

تکبیر تحریمہ[۱] میں لفظ اللہ اکبر ہی ہونا۔ الحمد[۲تا۸] پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں پڑھنا کہ ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔ سورۃ[۹] ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا جو انتیس حروف پر مشتمل ہوں۔ نماز فرض[۱۰] میں[۱۱] پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ الحمد[۱۲،۱۳] اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل وسنت و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ الحمد

Marfat.com

[14] کا سورت سے پہلے ہونا' ہر رکعت [15] میں سورت سے پہلے ایک بار الحمد پڑھنا' الحمد [16] وسورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔ قرأت [17] کے بعد متصلا رکوع کرنا ایک سجدے [18] کے بعد دوسرا سجدہ ہونا اس طرح کہ دونوں کے درمیان کوئی فرض فاصل نہ ہو۔ تعدیل [19] ارکان یعنی رکوع' سجود وقومہ وجلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ قومہ [20] یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ [21] یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ [22] اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور فرض [23] ووتر وسنن موکدہ میں قعدہ اولیٰ میں التحیات پر کچھ نہ بڑھانا۔ دونوں قعدوں [24،25] میں پوری التحیات پڑھنا۔ اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پوری التحیات واجب ہے ایک لفظ بھی چھوڑے گا ترک واجب ہوگا اور لفظ السلام [26،27] دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں اور وتر [28] میں دعائے قنوت پڑھنا اور تکبیر قنوت [29] اور عیدین کی چھ تکبیریں [30تا35] اور عیدین [36] میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس [38] تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور ہر جہری نماز میں امام کو جہر [38] سے قرأت کرنا اور غیر جہری [39] میں آہستہ۔ ہر واجب [40] وفرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔ رکوع [41] کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجدے [42] کا دو ہی بار ہونا۔ دوسری رکعت [43] سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار [44] رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔ آیت [45] سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا سہو [46] ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔ دو [47] فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ امام [48] جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا سو قرأت [49] کے تمام واجبات میں مقتدی کا امام کی متابعت کرنا ان واجبات میں سے کسی واجب کو اگر قصداً ترک کرے گا تو نماز لوٹانا پڑے گی اور اگر کوئی واجب سہواً ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

Marfat.com

نماز کی نوے ۹۰ سنتیں

تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ بوقت تکبیر سر نہ جھکانا' تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا' اسی طرح تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔ عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے' امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ اور سلام کہنا' جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت آواز بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا اس طرح کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھے بعض لوگ تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھیں۔ ثناء و تعوذ و تسمیہ و آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا۔ پہلے ثناء پڑھے' پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو بلا وقفہ پڑھے تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثناء میں وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ نماز جنازہ کے غیر میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار تکبیر تحریمہ کے بعد جو احادیث میں آئے ہیں وہ سب نفل نماز کے لیے ہیں۔

مسئلہ۔ امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثناء نہ پڑھے اور اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔

مسئلہ۔ امام کو رکوع یا پہلے سجدے میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثناء پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور اگر قعدے یا دوسرے سجدے میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثناء پڑھے شامل ہو جائے۔

Marfat.com

مسئلہ ۔نماز میں اعوذ وبسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں لہٰذا اعوذ اور بسم اللہ بھی اس کے لیے مسنون نہیں ۔ البتہ جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت ادا کرے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔

مسئلہ ۔اعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔سورۃ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قرأت خواہ سری ہو یا جہری مگر بسم اللہ بہرحال آہستہ پڑھی جائے۔

مسئلہ ۔اگر سبحان اور اعوذ وبسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے یوں ہی اگر سبحان پڑھنا بھول گیا اور اعوذ کو شروع کر دیا تو سبحان کا اعادہ ضروری نہیں۔

مسئلہ ۔عیدین میں تکبیر تحریمہ کے بعد سبحان پڑھے اور سبحان پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ چوتھی تکبیر کے بعد کہے اور رکوع میں تین بار سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے۔ آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلافِ سنت ہے۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۔بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کر دے۔اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے ل کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

مسئلہ ۔ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی رکو جزم پڑھے۔

مسئلہ ۔کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی

Marfat.com

ہے۔ جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور پہچانتا نہیں تو طویل کرنا افضل ہے کیونکہ یہ نیکی پر اعانت ہوگی لیکن اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔

مسئلہ ۔مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۔رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھیں تو ٹھہر جائے اور سر کو نہ جھکائے نہ اونچا رکھے بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کامل نہیں جو رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔

مسئلہ ۔عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔

مسئلہ ۔رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کی ہ کو ساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے نہ دکو بڑھائے۔رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا اور مقتدی کے لیے رَبَّنا لَکَ الْحمد کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔سجدہ کے لیے اور سجدے سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور سجدے میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا اور سجدے میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔

مسئلہ ۔سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے' پھر ہاتھ' پھر ناک' پھر پیشانی اور جب سجدے سے اٹھے تو پہلے پیشانی اٹھائے' پھر ناک' پھر ہاتھ' پھر گھٹنے۔

مسئلہ ۔مرد کے لیے سجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں جب

Marfat.com

کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہو تو پیٹ رانوں سے اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے اور نہ کتے کی طرح کلائیاں رکھے۔

مسئلہ۔عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔

مسئلہ۔دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے' دونوں سجدوں کے درمیان التحیات کی طرح بیٹھنا' یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا' سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا' ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا' سجدے میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔گر ایسا نہ کیا تو نماز کا دہرانا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا اور سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔

مسئلہ۔جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے اور کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔اب دوسری رکعت میں سبحان اور اعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور داہنا قدم کھڑا کرنا اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے۔عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بایاں بائیں پر اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔شہادت پر اشارہ کرنا یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس

Marfat.com

مسئلے پر مفصل بحث کی ہے اور بحث کو سمیٹتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ التحیات کے دوران انگشت شہادت نہیں اٹھانی چاہیے۔

(ارشادات مجدد ص ۱۶۹ نیز مکتوبات دیکھیے مکتوب نمبر ۳۱۲ دفتر اول حصہ پنجم)

مسئلہ ۔قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے۔ بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر البتہ اگر عذر ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۔دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے بیٹھا تھا اور التحیات بھی پڑھے بعد التحیات دوسرے قعدے میں درود شریف پڑھنا۔ درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۔قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں اور کہیں درود شریف پڑھنا نہیں اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے اور درود شریف کے بعد دعا پڑھنا اور دعا کو عربی زبان میں پڑھے۔ دوسری زبان میں مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔اپنے اور اپنے والدین اور اساتذہ کے لیے جب کہ وہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین کے لیے دعا مانگے خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔

مسئلہ۔مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ دوبار کہنا پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف۔

مسئلہ ۔داہنی طرف سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے بائیں طرف میں بایاں۔

مسئلہ ۔سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔

مسئلہ ۔اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو دوسرا داہنی طرف پھیرے جب تک کلام نہ کیا ہو پھر بائیں طرف سلام کے اعادے کی حاجت نہیں اور اگر پہلے

Marfat.com

میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کر لے۔ اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلے کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔

مسئلہ ۔امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے التحیات پوری نہ کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ التحیات کو پورا کر کے سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۔امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہیں ہوتا جب تک مقتدی خود سلام نہ پھیرے۔

مسئلہ ۔مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۔پہلی بار لفظ سلام کہنے ہی سے امام نماز سے باہر ہو جاتا ہے اگرچہ علیکم نہ کہے۔

مسئلہ ۔ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام سے بائیں طرف والوں کی ۔مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ وہ جماعت میں ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر فرمایا ہے۔

مسئلہ ۔ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس کی طرف والے مقتدیوں اور ان فرشتوں کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔

مسئلہ ۔ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی یا بائیں طرف پھر جائے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔

Marfat.com

نماز کے مستحبات

حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر کرنا اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں ناک پر اور قعدہ میں گود کی طرف اور پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف اور دوسرے میں بائیں شانے کی طرف۔ جمائی آئے تو منھ بند کیے رہنا اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اور اس سے بھی نہ رکے تو بحالتِ قیام داہنے ہاتھ کی پشت سے منھ ڈھانک لے اور اگر قیام میں نہیں تو بائیں ہاتھ کی پشت سے منھ ڈھانک لے یا دونوں صورتوں میں آستین سے اور بلاضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منھ ڈھانکنا مکروہ ہے۔

جمائی روکنے کا مجرب اور صحیح طریقہ:۔ جمائی روکنے کا مجرب اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ یہ خیال کرتے ہی جمائی رک جائے گی۔ انبیاء کرام کو جمائی اس لیے نہیں آتی تھی کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے اور انبیاء کرام ہر اس چیز سے پاک ہوتے ہیں جس میں شیطانی مداخلت ہو۔ مرد کے لیے تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا' عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا' جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا۔

مسئلہ ۔جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ لے تو امام نماز شروع کرسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ دونوں پنجوں کے درمیان بحالتِ قیام چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

نماز فاسد کرنے والی چیزیں:۔ نماز فاسد کرنیوالی چیزیں یہ ہیں' کلام' یہ نماز کو فاسد کردیتا ہے قصداً ہو یا خطأً یا سہواً۔

اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا

Marfat.com

تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہواً کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔

مسئلہ ۔ کلام میں قلیل اور کثیر کا فرق نہیں ۔ ہر صورت میں نماز جاتی رہے گی اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاحِ نماز کے لیے ہو یا نہ ہو مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جایا ہوں کہا تو نماز جاتی رہی لیکن یہ خوب یاد رہے کہ وہی کلام نماز کو فاسد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو (بہرا یا شور وغل) اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی ۔ اسی طرح قصداً کلام سے اس وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر التحیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہو گئی لیکن مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۔ سلام نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً پھیر دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر پھیرا تو نہ گئی۔ لیکن مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۔ کسی شخص کو سلام کیا عمداً یا سہواً نماز فاسد ہو گئی اور اگر بھول کر السلام کہا تھا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آ گیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہیے اور خاموش ہو گیا تب بھی نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۔ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

مسئلہ ۔ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ ۔ نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہو گئی۔

مسئلہ ۔ کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُکَ اللہ کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر نمازی کو چھینک آئی اور کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللہ کہا اور

Marfat.com

نمازی نے جواب میں آمین کہہ دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔

مسئلہ ۔نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر الحمدللہ کہہ لے اور اگر الحمدللہ کہہ لیا تو نماز میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۔کسی نے آنے کی اجازت چاہی نمازی نے یہ ظاہر کرنے کے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمدللہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

مسئلہ ۔خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمدللہ کہا نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۔اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک سن کر درود پڑھا تو نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواباً نہ کہا تو حرج نہیں۔

لقمہ دینے کے مسائل:۔مسئلہ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام ہو سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۔اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔ البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں تو نماز نہیں جائے گی۔

مسئلہ ۔فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔

مسئلہ ۔لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔

Marfat.com

مسئلہ ۔آہ اوہ اف تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز وحروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۔مریض کی زبان سے بے اختیار آہ اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک' کھانسی' جمائی' ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلے معاف ہیں۔

مسئلہ ۔ جنت دوزخ کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی۔

مسئلہ ۔پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوئی مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حروف پیدا ہو جائیں جیسے اف' تف تو نماز جاتی رہے گی۔

مسئلہ ۔ کھنکار میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے اح تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض اور اگر عذر سے مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے ہے جیسے آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لیے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

عملِ کثیر اور عملِ قلیل: ۔عملِ کثیر اور عملِ قلیل کی تعریف یہ ہے کہ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے۔ اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے۔ عملِ کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ نماز کے اعمال سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو اور عملِ قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

مسئلہ ۔ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یونہی بحالتِ سجدہ ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز فاسد ہو گئی۔

Marfat.com

دو شخص گزرنا چاہتے ہوں اور سترے کے قابل کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے اور پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف گزر جائے پھر وہ جدھر سے اس وقت آیا تھا اسی طرف ہٹ جائے۔

مسئلہ ۔المسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔

نماز کے تینتالیس ۴۳ مکروہاتِ تحریمی

کپڑے ۱یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا ۲۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا۔ اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے اٹھایا ہو اور بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ کپڑا لٹکانا ۳ مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔

مسئلہ ۔رومال یا شال یا رضائی یا چادر یا کمبل کے کنارے دونوں مونڈھوں پر لٹکتے ہوں تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو ہرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانے میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔کوئی آستین ۴ آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن ۵ سمیٹے ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ خواہ پیشتر سے چڑھائی ہو یا نماز میں۔

مسئلہ ۔شدت ۶ کا پائخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۔نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے کہ قضائے حاجت مقدم

Marfat.com

ہے۔ اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز میں یہ جانے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی جائے تو گناہ گار ہوا۔

مسئلہ ۔ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہوگئی۔ کنکریاں ۹ ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت پورے طور پر سنت طریقہ سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے۔ اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے۔ انگلیاں چٹکانا ۱۰' انگلیوں کی قینچی باندھنا ۱۱' یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی ضرورت کے لیے ہوں۔

مسئلہ ۔ کمر پر ہاتھ رکھنا ۱۲' ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا ۱۳' مکروہ تحریمی ہے کل چہرا پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے اور آسمان کی طرف نظر اٹھانا ۱۴' بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۔ التحیات ۱۵' یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا ۱۶' کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا' مکروہ تحریمی ہے یوں ہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ ۱۷

مسئلہ ۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۸ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو ۱۹' ناک اور منہ کو چھپانا ۲۰'

Marfat.com

اور بے ضرورت کھنکار نکالنا ۲۱ ' نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو کوئی حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اور روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے یا آستین سے منہ چھپا لے۔ قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ ۲۲

شیطانی تھوک سے اپنے منہ کو بچایئے:۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہوتا ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی جیسے کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے علماء کرام نے اس کو مجرب بتایا ہے۔

تصویر کے احکام:۔

مسئلہ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ۲۳ ' ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یونہی ۲۴ ' نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود ۲۵ ' میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع نہ ہو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوں ہی ۲۶ نمازی کے آگے یا داہنے ۲۷ یا بائیں ۲۸ تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت ۲۹ ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش۔ اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں اور

Marfat.com

اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ دریا وغیرہ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۔اگر تصویر ذلت کی جگہ پر ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیہ پر زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس میں نماز میں کراہت آئے جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔

مسئلہ ۔جس تکیہ پر تصویر ہو اسے منصوب کرنا پڑا' ہوا نہ رکھنا تصویر کے اعزاز میں داخل ہے اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔

مسئلہ ۔اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے داہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۔تصویر سر کٹی یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر تھی اس پر روشنائی پھیر دی یا اس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا۔ تو ان صورتوں میں کراہت نہیں۔

مسئلہ ۔تصویر کا صرف چہرہ مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہو گی۔

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم:۔

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں یہی حکم نوٹ اور روپے کا ہے۔

مسئلہ ۔تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے پھر اس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن لیا جس سے تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہو گی۔

کراہت تصویر کے شرائط و مراتب:۔

Marfat.com

تصویر سے کراہت پیدا ہونے کی تین شرطیں ہیں (۱) چھوٹی نہ ہو' (۲) موضع اہانت میں نہ ہو' (۳) اس پر پردہ نہ ہو۔ جب یہ تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر نمازی کے آگے قبلے کو ہو' پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو' اس کے بعد کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردے پر۔

یہ سب احکام :۔ تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے' بشرطیکہ تصویر پڑی نہ ہو اور اس کو اعزاز کے ساتھ رکھا جائے اور اگر موضع اہانت میں ہو یا چھوٹی ہو تو ان کا ہونا رحمت کے فرشتوں کی آمد کے لیے مانع نہیں۔ چنانچہ روپے' اشرفی اور دیگر سکے کی تصویروں کا یہی حکم ہے لیکن یہ یاد رہے کہ مذکورہ احکام تصویر رکھنے کے ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا بہرحال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں۔

مسئلہ ۔الٹا قرآن مجید ۳۰ پڑھنا' کسی واجب کو ترک کرنا ۳۱ مکروہ تحریمی ہے جیسے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا' یونہی قومہ و جلسے میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے کو چلا جانا' قیام ۳۲ کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا ۳۳' امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا ۳۴ یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ ۔صرف ۳۵ پائجامہ تہ بند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا نہیں تو معافی ہے۔

مسئلہ ۔امام ۳۶ کا کسی آنے والے کے لیے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو۔ جلدی ۳۷ میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔

Marfat.com

مسئلہ ۔غصب ۳۸ کی ہوئی زمین پر یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جوتے ۳۹ ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔قبر ۴۰ کا سامنے ہونا اگر نمازی وقبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوتو مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۔کفار ۴۱ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔

مسئلہ ۔الٹا کپڑا پہن ۴۲ کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا ۴۳ اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ کھلا رہے اور اگر نیچے کرتا وغیرہ ہوتو مکروہ تنزیہی ہے۔

یاد رکھیے جو نماز کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھی جائے تو گناہ ہوگا۔

نماز کے مکروہاتِ تنزیہی

سجدے ا یا رکوع میں بلا جواز تین تسبیح سے کم کہنا۔حدیث میں اسی کو مرغ کی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ہاں تنگیِ وقت یا ریل کے چلے جانے کے خوف سے ہوتو حرج نہیں۔کام کاج ۲ کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

مسئلہ منہ ۳ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر قرأت سے مانع ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن شریف کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔سستی ۴ سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ ۔نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۔پیشانی ۵ سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ ان کی وجہ

Marfat.com

سے نماز میں تشویش نہ ہوتی ہو اور اگر تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑانا چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو پونچھنا ضروری ہے تاکہ مسجد کی بے حرمتی نہ ہو۔

یاد رکھیے:۔ مسئلہ نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے۔ نماز فرض ہو خواہ نفل دل میں شمار رکھنا چاہیے اور پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں۔ مگر خلاف اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں عقدِ انامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔

مسئلہ ۔ہاتھ ۷ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ نماز میں ۸ بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دامن ۹ یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

مسئلہ ۔ کپڑا ۱۰ حد معتاد سے زیادہ دراز رکھنا دامنوں اور پائچوں میں زیادتی یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں زیادتی یہ ہے انگلیوں سے نیچے ہوں اور عمامے میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں اس کا شملہ دبے۔ انگڑائی ۱۱ لینا اور بالقصد ۱۲ کھانسنا یا کھنکارنا ۱۳ مکروہ ہے اور نماز میں تھوکنا ۱۴ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔مقتدی ۱۵ کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ جبکہ اگلی صف میں جگہ

Marfat.com

موجود ہواور اگر صف میں جگہ نہ ہوتو حرج نہیں۔

مسئلہ۔فرض ۱۶ کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہوتو حرج نہیں۔یونہی سورت ۱۷ کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔سجدے ۱۸ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے ۱۹ وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھنا بلا عذر مکروہ ہے۔رکوع ۲۰ میں سر کو پشت سے اونچا نیچا کرنا مکروہ ہے اور بِسْمِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ وَ سُبْحَانَ ۲۱ اور آمین زور سے کہنا اور اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔بغیر عذر ۲۳ دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہوتو حرج نہیں، رکوع ۲۴ میں گھٹنوں اور سجدوں ۲۵ میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ عمامے ۲۶ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا زمین ۲۷ سے سر پر رکھ لینا مکروہ ہے۔آستین ۲۸ کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کرلے تو حرج نہیں۔

مسئلہ۔آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا تنہا نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے اور امام ومقتدی کو مکروہ ہے۔

مسئلہ۔داہنے ۳۰ بائیں جھومنا مکروہ ہے اور کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا کبھی دوسرے پر مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے۔اٹھتے وقت ۳۱ آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدے کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے۔نماز ۳۲ میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے سے خشوع نہ ہوتا ہوتو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ۔سجدہ ۳۳ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔

یادرکھیے:۔جُوں یا مچھر یا کھٹمل جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ عمل کثیر تک نوبت نہ پہنچے۔

Marfat.com

مسئلہ ۔امام ۳۴ کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں کیا (اگر پیر ہی محراب سے باہر ہو یا نصف سے زائد پیر باہر ہوں) یا امام تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔

خوب یاد رکھیے:۔امام ۳۵ کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اگر پیر درے سے باہر ہیں تو حرج نہیں۔ اسی طرح ۳۶ پہلی جماعت کے امام کو مسجد کے گوشے و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس کے لیے سنت یہ ہے کہ بیچ مسجد میں کھڑا ہو اور اسی بیچ کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر بیچ چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو اگر چہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر حصے ہوں تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔امام ۳۷ کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے (اگر اس کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو حرج نہیں) بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو مکروہ تنزیہی ورنہ تحریمی ہے۔امام ۳۸ نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔کعبہ ۳۹ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں ترک تعظیم لازم آتی ہے اگر مسجد میں جگہ نہیں رہتی تب چھت پر نماز جائز ہے۔

مسئلہ ۔مسجد ۴۰ میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے مکروہ ہے۔تلوار ۴۱ وغیرہ حمائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۔جلتی ۴۲ آگ نمازی کے آگے ہونا مکروہ ہے شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ ہاتھ ۴۳ میں کوئی ایسا ہو جس کے روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو جائے گی تو مکروہ نہیں۔ سامنے ۴۴ پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ

Marfat.com

مظنۂ نجاست ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔سجدے ۴۵ میں ران پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر حکمی پتو اڑانا مکروہ ہے مگر عورت سجدے میں ران پیٹ سے ملائے گی اس کے لیے مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۔قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدے میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۔ایسی ۴۷ چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ اسی طرح نماز کے لیے دوڑنا ۴۸ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔عام راستہ ۴۹' کوڑا ۵۰ ڈالنے کی جگہ' کمیلا ۵۱' قبرستان ۵۲' غسل خانہ ۵۳' حمام ۵۴' نالہ ۵۵' مویشی خانہ ۵۶ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ' اصطبل ۵۷ پاخانہ کی چھت ۵۷ اور صحرا میں بلاسترے کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان سب مقامات میں نماز مکروہ ہے۔

مسئلہ ۔قبرستان میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کراہت اس وقت ہے جبکہ قبر سامنے ہو۔نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے سترے کی مقدار حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔

مسئلہ ۔ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے۔کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے جس کی وجہ سے اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز توڑنا کب جائز ہے؟ سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جبکہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو۔یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کو پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم کے

Marfat.com

نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

نماز توڑنا کب مستحب ہے؟ پائخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کے لیے مانع نہ ہو تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت و جماعت فوت نہ ہو جائے اور پائخانہ پیشاب کی حالت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔

نماز توڑنا کب واجب ہے:۔ کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو کسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا کوئی آگ سے جل جائے گا یا کوئی اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

ماں باپ کی عظمت:۔ ماں باپ کی عظمت شریعت نے یہ رکھی ہے کہ اگر بیٹا نفل نماز پڑھ رہا ہو اور انہیں یہ معلوم نہیں تو ایسی حالت میں اگر وہ بیٹے کو پکاریں تو اس کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دے۔

نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلے کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل پھر ثنا پڑھے یعنی **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ**

Marfat.com

(ترجمہ) اے اللہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تو ہر اس صفت سے پاک ہے جو تیری شان کے لائق نہیں اور میں تیری حمد کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت سب پر بلند ہے اور وجود میں تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر تعوذ پڑھے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے۔

تعلیمات: ۔(۱) قرآن پاک کی قرأت شروع کرنے سے پیشتر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھنا نماز میں سنت ہے اور بیرون نماز واجب ہے۔ قرأت سے پیشتر اس کے پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کو قرأت شروع کرنے والے کو شیطان کا واقعہ یاد آجائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ شیطان فرشتوں میں معظم اور ممتاز ہونے کے باوجود بارگاہ الٰہی سے مردود اس لیے ہو گیا کہ اس نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی تھی اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے یاد آنے سے قرأت کرنے والا اس نیت سے قرأت کرے گا کہ قرآن پاک میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بجالائے اور جن کی ممانعت کی گئی ہے ان سے بچتا رہے کہ رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو ورنہ مخالفت سے شیطان کی طرح مردود ہو جائے گا اور شیطان کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔ (۲) چونکہ بندے کے دل میں شیطانی خطرات اور وسوسے آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے اس کا قلب پراگندہ رہتا ہے اور پراگندگی کی وجہ سے کلام الٰہی کی حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔ نظر برآں اس کو حکم دیا گیا کہ قرأت سے پیشتر ان کلمات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ کر شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو جائے تا کہ کلام الٰہی کی حلاوت اپنے اندر محسوس کر سکے۔ (۳) قرآن کریم کے ہر ہر کلمے میں حقائق و معارف کے دفتر ہیں جن تک اسی قلب کی رسائی ہو سکتی ہے جو شیطانی خیالات اور وسوسوں سے پاک اور انفاس حق کی خوشبو سے معطر ہو اور یہ دونوں چیزیں تعوذ میں مضمر ہیں۔ اسی واسطے شروع قرأت

Marfat.com

میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی واسطے یہ کلمات بہ نسبت کلمہ لعنت شیطان پر زیادہ شاق گزرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب کوئی مومن شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان اس کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر لعنت کی اور جب مومن اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے تو نے میری پیٹھ توڑ دی کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعے سے قادر مطلق کی پناہ میں آجاتا ہے۔

شیطان سے محفوظ رہنے کا صحیح طریقہ:۔

حدیث میں ہے جو شخص دن میں دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا رہتا ہے۔ جلیل القدر صحابی معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنے لگے اور اس میں حد سے گزر گئے تو رحمتِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو یہ کہہ لیں تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے) وہ کلمہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنائیے:۔

عظیم القدر صحابی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھے اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لیے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجہ شہادت پائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ عمل کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے پھر تسمیہ پڑھے یعنی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ **تعلیمات** (۱) یہ قرآن پاک کی مستقل ایک آیت ہے کسی سورت کا جز نہیں۔ سورتوں میں فصل اور امتیاز کرنے کے لیے اس کو نازل کیا گیا تھا۔ بیرون نماز جب کسی سورت کو ابتداء سے پڑھے تو شروع میں اس کا پڑھنا مسنون ہے اور اگر درمیان سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ (۲) اس کے نزول سے پیشتر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطوط وغیرہ کے شروع میں بِاسۡمِکَ اللّٰھُمَّ لکھوایا کرتے تھے پھر جب آیت اِرۡکَبُوۡا فِیۡھَا بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىھَا وَمُرۡسٰىھَا نازل ہوئی تو آپ نے بِسۡمِ اللّٰہِ لکھوانا شروع کر دیا پھر آیت قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ نازل ہوئی تو آپ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ لکھوانے لگے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّہٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تو آپ نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھوانا اختیار فرمالیا (۲) اور اس کی خیر و برکت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر امر ذی شان کو اس سے شروع کیا جائے تا کہ اس میں اللہ تعالیٰ دنیوی اور اخروی برکتیں عطا فرمائے اور اگر اس سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت رہے گا۔ (۴) بعض عارفین نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ۹۹ مشہور ناموں سے بہت سے نام ایسے ہیں جن کے اول میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے "بَصِیۡر"۔ "سَمِیۡع"۔ "مَالِک"۔ "اَللّٰہُ لَطِیۡف"۔ "ھَادِیۡ"۔ "رَزَّاق"۔ "حَلِیۡم"۔ "نَافِع" وغیرہ پس کسی کام کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا قرار پاتا ہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہو جاتے ہیں اس واسطے بِسۡمِ اللّٰہِ شریف کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر لوگ متحیر ہو جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا "اے ابو ہریرہ! جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تا کہ اس کے قدموں کی

Marfat.com

تعداد کے برابر تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تا کہ اس وقت سے نکلنے تک تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں۔ بادشاہ روم نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ میرے سر میں درد ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا تو میرے لیے کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ روم جب اس کو سر پر رکھتا درد بند ہو جایا کرتا تھا اور جب اتارتا تو پھر ہونے لگتا۔ یہ چیز اس کے لیے تعجب خیز ہوئی تو اس نے ٹوپی کی تفتیش کی اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لکھی ہوئی تھی۔ اب سمجھا کہ اسی کی برکت سے درد بند ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ محبوب خدا تاجدار دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرے سامنے سب جنتیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں۔ ایک پانی کی' دوسری دودھ کی' تیسری شراب کی' چوتھی شہد کی۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کہاں سے آ رہی ہیں اور کہاں جا رہی ہیں۔ جبرئیل امین نے عرض کی حوض کوثر میں جا رہی ہیں اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ کہاں سے آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجیے تا کہ وہ آپ کو بتا دے یا دکھا دے چنانچہ آپ نے عرض کی تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور محبوب خدا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اس نے عرض کیا کہ آنکھیں بند فرمالیجیے آپؐ نے آنکھیں بند فرمالیں۔ پھر اس نے عرض کیا کھول دیجیے آپؐ نے کھول دیں۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں کھولنے کے بعد میں ایک درخت کے پاس تھا اور میں نے سپید موتی کا ایک قبہ دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس میں قفل لگا ہوا تھا وہ قبہ اس قدر بڑا تھا کہ اگر تمام جن و انس اس پر بٹھائے جائیں تو ایسے معلوم ہو جیسے کسی پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہے میں نے دیکھا کہ یہ چاروں نہریں اس قبے کے نیچے سے نکل رہی ہیں جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ اس قبے میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ میں نے کہا

Marfat.com

کس طرح داخلہ ہو جب کہ اس کا دروازہ مقفل ہے اور میرے پاس چابی نہیں۔ فرشتے نے عرض کیا اس کی چابی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ہے چنانچہ میں نے اس قفل سے قریب ہو کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھا تو وہ قفل فوراً کھل گیا پھر میں قبے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چاروں نہریں اس قبے کے چاروں گوشوں سے نکل رہی ہیں اور میں نے دیکھا کہ اس قبے کے چار گوشوں پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لکھی ہوئی ہے پانی کی نہر بِسْمِ اللّٰہ کی میم سے اور دودھ کی نہر اللہ کی ھا سے اور شراب کی رحمٰن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے نکل رہی ہے۔ تب معلوم ہوا کہ ان نہروں کی اصل بِسْمِ اللّٰہ سے ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب تمہاری امت میں سے جو شخص خلوص قلب کے ساتھ ان تینوں اسماء کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر مجھے یاد کرے گا تو اس کو ان چاروں نہروں سے سیراب فرماؤں گا۔ پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آہستہ آمین کہے اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو تین کے برابر ہو۔

الحمد شریف کا مختصر تذکرہ

اس کو سورۃ فاتحہ بھی کہتے ہیں اس میں سات آئتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چار حروف ہیں۔ سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے اس واسطے بزرگانِ دین مختلف طریقوں سے لکھ کر مریضوں کو پلواتے ہیں سے بفضلہٖ شفا حاصل ہوتی ہے اس کی عظمت کا کچھ اندازہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوسکتا ہے جو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ سورت توریت شریف میں ہوتی تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم یہودیت اختیار نہ کرتی اور اگر انجیل شریف میں ہوتی تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نصرانیت اختیار نہ کرتی اور اگر یہ سورت زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم مسخ نہ کی جاتی اور جو مسلمان اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پورے قرآن کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور

Marfat.com

جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب پائے گا۔

دعاء قبول کرانے کا صحیح طریقہ:۔

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔

الحمد شریف کا ترجمہ:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ سب خوبیاں اللہ کو جو پرورد گار ہے سارے جہان والوں کا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بہت مہربان رحمت والا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ روز جزا کا مالک اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۙ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۙ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۃ فاتحہ کے مضامین

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء۔ ربوبیت۔ رحمت۔ مالکیت۔ استحقاقِ عبادت۔ توفیق خیر بندوں کی ہدایت۔ توجہ الی اللہ۔ اختصاص عبادت۔ استعانت۔ طلب رُشد۔ آداب دعا۔ صالحین کے حال سے موافقت۔ گمراہوں سے اجتناب و نفرت۔ دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزا اور جزا کا مصرح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً۔

مسئلہ۔ ہر ذی شان کام کے شروع میں بسم اللہ شریف کی طرح حمد الٰہی بھی بجا لانا چاہیے۔

مسئلہ۔ کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے جمعے کے خطبے میں اور کبھی مستحب جیسے نکاح کے خطبے میں اور دعا میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت موکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں تمام کائنات کے حادث و محتاج ہونے کی طرف اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی۔ ابدی حی وقیوم قادر وعلیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مستلزم ہے ان دولفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں ملک کے ظہور تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے اور اس کے لیے انتہا ہے پس دنیا کے سلسلے کو ازلی ابدی کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا دن ہے اس سے معلوم ہوا کہ تناسخ باطل ہے ذات وصفات کا ذکر نے کے بعد اِیَّاکَ نَعْبُدُ فرمانے میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں ردشرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لیے نہیں ہوسکتی۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام واجبات وغیرہ سب اعانتِ الٰہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہیے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں باطل عقیدہ ہے۔ کیونکہ مقربان حق کی امداد امدادِ الٰہی ہے۔ استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو ان لوگوں نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (مدد طلب کرو صبر اور نماز میں) کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد دعا میں مشغول ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اخلاق یا خود حضور یا حضور کے آل واصحاب مراد ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اہل سنت کا راستہ ہے جو اہل بیت واصحاب

Marfat.com

اور سنت وقرآن اور سوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پہلے جملہ کی تفسیر ہے کہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں داخل ہیں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ میں اس امر کی ہدایت ہے کہ طالب حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کی رسم و راہ ان کی وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ سے یہود اور الضَّآلِّیْنَ سے نصاریٰ مراد ہیں۔

امین

یہ لفظ نہ صرف اَلْحَمْدُ شریف بلکہ قرآن پاک ہی کا جز نہیں۔ الحمد شریف پڑھنے والے کے لیے اختتام پر اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح ہر دعا کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کے کہنے کے لیے جنت کا ایک درجہ لکھا جاتا ہے۔ پھر الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور دوسری طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا عظمت والا رب سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے (اس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ اس کی حمد قبول فرمائے جس نے اس کی حمد کی) اگر منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ ہمارے رب تیرے لیے حمد ہے) پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف

Marfat.com

پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلے کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا بلند مالک سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سر اٹھائے اس کے بعد ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلے کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّات پڑھے اس میں کوئی حرف کم وبیش نہ کرے اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور پہلے کی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت نہ ملائے۔

التحیات کا ترجمہ:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ تمام قولی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں وَالصَّلَوٰتُ اور تمام بدنی عبادتیں بھی وَالطَّیِّبَاتُ اور تمام مالی عبادتیں بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه‘ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِین ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه‘ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

Marfat.com

التحیات کا تاریخی حال

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب شب معراج بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئے تو بطور درباری آداب کے آپ نے **اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبٰتُ** عرض کیا تھا اس کے جواب میں مولا تعالیٰ نے **اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ** فرمایا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین کلمات عرض کیے تھے مولا تعالیٰ نے بھی جواب میں تین کلمات ارشاد فرمائے یعنی التحیات کے جواب میں سلام فرمایا جو امت کے ساتھ مخصوص ہے۔ سابقہ امتوں میں سے کسی کو نہیں دیا گیا اور **الصَّلٰوت** کے جواب میں **رَحۡمَۃُ اللّٰہِ** فرمایا اور **الطَّیِّبٰت** کے جواب میں **بَرَکَاتُہٗ** فرمایا۔ معراج کے دولہا سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں **اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡن** کہا جس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول آپ کا کرم کہ اللہ تعالیٰ کے سلام میں آپ نے **عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡن** کہہ کر تمام انبیاء ملائکہ اولیا اور سب نیک بندوں کو شریک فرما لیا۔ دوم آپ کی انتہائی شفقت یہ کہ اپنے گنہگار امتیوں کو اس موقع پر فراموش نہیں فرمایا بلکہ ان پر انتہائی کرم یہ ہوا کہ **عَلَیۡنَا** کہہ کر اپنے دامن رحمت میں لے کر اپنے ساتھ ذکر فرمادیا۔ نیک بندوں کی طرح علیحدہ ذکر نہیں کیا۔ گناہ گار امتیوں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور تھا جبھی تو **عَلَیۡنَا** فرمادیا جو جمع کے لیے آتا ہے اور اگر گناہ گاروں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور نہ ہوتا تو **عَلَیۡنَا** کی جگہ **عَلَیَّ** فرماتے جو واحد کے لیے آتا ہے جب محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شفقت وکرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خلقِ عظیم اور کرمِ عمیم سے بہ الہام خداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر رہنے والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا **اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا**

Marfat.com

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اب یہ بات ظاہر ہوگئی کہ التَّحِيَّاتُ کے بعض کلمات اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے ہیں اور بعض کلمات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض فرشتوں کے لیکن نمازی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اس ارادے سے کہے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ان کلمات کے ذریعے سے خود آداب بجالا رہا ہے یہ ارادہ نہ کرے کہ میں حضور کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اس ارادہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت پاک کا دل میں تصور کرے پھر اس کی جانب متوجہ ہوکر بذریعہ ان کلمات کے خشوع اور خضوع کے ساتھ سلام پیش کرے اور اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے ارشاد فرمودہ کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ ان کلمات کے ذریعے سے اپنے لیے اور تمام نیک بندوں کے واسطے سلامتی کی دعا کر رہا ہوں اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ خود الوہیت اور رسالت کی گواہی دینے کی نیت سے کہے پھر التحیات کے بعد درود شریف پڑھے اور وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ (ترجمہ) اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجا ہمارے سردار ابراہیم پر اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا

Marfat.com

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ (ترجمہ) اے اللہ برکت دے ہمارے سردار محمد کے لیے اور ہمارے سردار محمد کی آل کے لیے جیسے کہ تو نے برکت دی تھی ہمارے سردار ابراہیم کے لیے اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل کے لیے بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

سوال۔ ان دونوں درودوں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ذکر کیا دیگر انبیاء علیہم السلام کا نام ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ جواب: معراج سے واپسی میں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور پرنور سے فرمایا تھا کہ اپنی امت سے میرا سلام فرما دیجیے گا نظر برآں اس نوازشِ بیکراں اور عزت افزائی فراواں کی مکافات کرنے کے لیے درود شریف میں ان کا نام پاک رکھ دیا گیا کہ امت اپنے محسن کی یاد سے نماز میں بھی غافل نہ رہے۔

درود شریف کی خصوصیت:۔

بارگاہ الٰہی میں درود شریف کی خصوصیت اس قدر ہے کہ ہر شخص کے قیاس میں نہیں آسکتی سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو ہیں اتنے بڑے کہ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوقات کی تعداد کے برابر اس کے پر ہیں جب میری امت کا کوئی مرد یا عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ دریائے نور میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازوؤں کو جھاڑتا ہے تو ہر پر سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان قطرات سے پیدا شدہ مخلوقات کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لیے تا قیامت دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

مسئلہ ۔عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود

Marfat.com

شریف پڑھنا واجب ہے خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔

مسئلہ۔ گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس کی بڑائی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔

درود شریف کے مخصوص اوقات:۔

جہاں تک بھی ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان اوقات میں (۱) روز جمعہ (۲) شب جمعہ (۳) صبح (۴) شام (۵) مسجد میں جاتے وقت (۶) مسجد سے نکلتے وقت (۷) روضہ اطہر کی زیارت کے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) خطبے میں (۱۰) جواب اذان کے بعد (۱۱) اقامت کے وقت (۱۲) دعا کے اول وآخر وبیچ میں (۱۳) دعائے قنوت کے بعد (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۵) اجتماع وافتراق کے وقت (۱۶) وضو کرتے وقت (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت (۱۸) وعظ کہتے وقت (۱۹) پڑھتے وقت (۲۰) پڑھاتے وقت خصوصاً حدیث پڑھنے کے اول وآخر (۲۱) سوال لکھتے وقت (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت (۲۳) تصنیف کے وقت (۲۴) نکاح کے وقت (۲۵) منگنی کے وقت (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔

نماز میں پڑھنے کی دعا:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اے اللہ ہمارے مالک اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اور آخرت میں بھلائی وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو یا یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا

Marfat.com

كَثِيرًا اے اللہ بے شک میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے وَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور بے شک گناہوں کو تو ہی معاف فرماتا ہے فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ تو مجھے معاف فرمادے اپنے کرم سے وَارْحَمْنِيْ اور مجھ پر رحم فرما۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کیونکہ تو مغفرت فرمانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے یا یہ دعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ اے میرے مالک مجھے نماز کا پابند رکھ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ اور میری اولاد کو رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ اے ہمارے مالک اور قبول فرمالے دعا کو رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ اے ہمارے مالک میری مغفرت فرمادینا وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کی وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور سب مسلمانوں کی يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝ جس دن حساب ہو۔

مسئلہ۔ جو چیزیں عادتاً محال ہیں جیسے پہاڑ کا سونا ہو جانا یا بوڑھے کا جوان ہو جانا یا جو چیزیں شرعاً محال ہیں جیسے مخلوقات میں انبیاء اور ملائک کے ماسوا کا معصوم ہونا۔ ان کی دعا کرنا حرام ہے۔ مثلاً کوئی یہ دعا کرے کہ اے اللہ اس پہاڑ کو سونا کردے یا میری بوڑھی بیوی کو جوان کردے یا مجھے معصوم بنادے تو یہ حرام ہے۔

کبھی نہ بھولیے گا

کہ معصوم ہونا نبی اور فرشتے کا خاصہ ہے ان کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا جیسے بعض لوگ سمجھتے ہیں گمراہی ہے اور اکثر لوگ بچوں کو معصوم کہہ دیا کرتے ہیں بچوں پر اس لفظ کے بولنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد:۔

داہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے پھر بائیں طرف۔ اس کا ترجمہ یہ ہے تم پر سلامتی ہوتی رہے اور اللہ کی رحمت۔ نماز پڑھنے کا یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔ مقتدی کے لیے اس کی بعض

Marfat.com

باتیں جائز نہیں مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ یا کوئی اور سورت پڑھنا۔عورت بھی بعض باتوں میں مستثنیٰ ہے۔مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدے کی حالت اور قعدہ کی صورت میں جس کو ہم بیان کر چکے ہیں۔

اس طریقۂ نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں، بعض واجب، بعض سنت، بعض مستحب ہرایک کی تعریف۔

یادرکھیے:۔

۱۔فرض کی تعریف:۔فرض وہ فعل ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔

۲۔واجب کی تعریف:۔واجب وہ فعل ہے کہ اس کا قصداً ترک کرنا گناہ اور ترک کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے اور سہواً ترک ہو تو سجدہ سہو لازم آتا ہے۔اس کا ایک بار چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار گناہ کبیرہ ہے۔

۳۔سنت مؤکدہ کی تعریف:۔وہ فعل ہے کہ اس کا ترک کرنا برا اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور ترک کی عادت پر استحقاق عذاب ہے۔

۴۔سنت غیر مؤکدہ کی تعریف:۔وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو موجب عتاب نہیں لیکن ناپسند ہوتا ہے۔

۵۔مستحب کی تعریف:۔وہ فعل ہے جس کا کرنا ثواب ہو اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہ ہو۔

۶۔مباح کی تعریف:۔وہ فعل ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو یعنی نہ ثواب نہ عذاب۔

۷۔حرام کی تعریف:۔وہ فعل جس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے بچنا فرض و ثواب ہے۔

۸۔مکروہ تحریمی کی تعریف:۔وہ فعل ہے کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار

Marfat.com

اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۹۔ مکروہ تنزیہی کی تعریف:۔ وہ فعل جس کا کرنا شریعت کے نزدیک پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر عذاب کی وعید ہو۔

۱۰۔ اساءت کی تعریف:۔ وہ فعل ہے جس کا کرنا برا ہو اور نادراً کرنے والا مستحق عتاب اور التزام کے ساتھ کرنے پر استحقاق عذاب ہو۔

۱۱۔ خلاف اولیٰ کی تعریف:۔ وہ فعل ہے کہ اس کا نہ کرنا اچھا ہو اور کرنے میں کچھ مضائقہ وعتاب نہ ہو۔

نماز اشراق

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر ذکر الٰہی میں مشغول رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو گیا پھر اس نے دو رکعت نفل پڑھے تو اسے پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔ نماز اشراق دو رکعت نفل ہیں جو فجر کی نماز کے بعد مسجد میں سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے یعنی سورج کے پورے نکل آنے پر (تقریباً بیس منٹ کے بعد) پڑھے جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے اور دوسری رکعت میں آمن الرسول آخر تک پڑھے۔ اگر یہ آیات یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں وہی پڑھ لے اور اس کے بعد دعا کرے۔ مستورات تمام نوافل وفرائض اپنے گھر ہی میں ادا کریں۔ مسجد کا ثواب انہیں گھر ہی میں مل جائے گا۔

نماز چاشت:۔ حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی ۱۲ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اور جو چاشت کی ہمیشہ دو رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں (الترمذی، ابن ماجہ) نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال سے پہلے

Marfat.com

تک ہے۔(نصف النہار شرعی تک ہے)

نماز اوّابین:۔ یہ نفل مغرب کے فرض اور سنت پڑھنے کے بعد پڑھے جاتے ہیں' نماز اوابین کی زیادہ سے زیادہ بیس اور کم سے کم چھ رکعت نفل ہیں یہ نوافل بھی باعث برکت اور موجب رحمت ہیں۔

نماز تہجد:۔ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے اور یہ اس کے لیے ہے جو (تہجد) پڑھے (حاکم) نیز فرمایا رات میں عبادت کرنے والے جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔(خلاصہ حدیث) عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھیں اور نفل پڑھیں یہ تہجد کے نفل کہلاتے ہیں ان کے لیے عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ تہجد کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ یا بارہ رکعتیں ہیں جتنی توفیق ہو اتنی پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح:۔ یہ نفل نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عم مکرم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اس نماز کے پڑھنے والے کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نماز کو روزانہ پڑھو' ورنہ ہر جمعہ کے روز ایک بار پڑھو یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھو اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھو اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر میں ایک بار پڑھ لو اس نفل نماز کا بے انتہا ثواب ہے اور بے شمار دینی و دنیوی برکات کے حصول کا سبب ہے۔

ترکیب یہ ہے اللہ اکبر کہہ کر نیت کرکے **سبحٰنک اللھم** سے **لاالٰہ غیرک** تک پڑھو پھر پندرہ بار **سبحان اللہ والحمد للہ ولاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر** اس کے بعد اعوذ' بسم اللہ' الحمد و سورۃ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھو۔ پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور بعد تسمیع و تحمید دس بار یہی تسبیح کہو پھر سجدہ میں جاؤ اور اس میں دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار تسبیح کہو

Marfat.com

پھر سجدہ کو جاؤ اور اس میں دس مرتبہ پڑھو پھر دوسری رکعت میں پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح مذکور پڑھ کر اس کے بعد بسم اللہ و الحمد للہ و سورۃ پڑھ کر دس مرتبہ تسبیح پڑھی جائے اور حسب سابق رکوع سجود میں تسبیح پڑھ کر درمیانی قعدہ کیا جائے اور اس میں التحیات، درود و دعا مکمل پڑھی جائے اسی طرح دو رکعتیں اور پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح ہوگی۔ چار رکعتوں میں تین سو تسبیح ہوگی اور رکوع و سجود میں **سبحان ربی العظیم و سبحان ربی الاعلیٰ** کہنے کے بعد تسبیحات پڑھی جائیں گی۔

(نوٹ:۔ اس نماز کے پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں اوقات مکروہہ و ممنوعہ کے علاوہ جس وقت چاہو پڑھ سکتے ہو)

صلوٰۃِ حاجت:۔ اگر کوئی مشکل پیش آئے، کوئی بیمار ہو، کوئی بھی حاجت ہو تو نماز حاجت پڑھے۔ یہ نماز حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی تھی۔ جب انہوں نے یہ نماز پڑھی تو پڑھتے ہی بینا ہو گئے۔ عمدہ ستھرے کپڑے پہنو، خوب اچھی طرح وضو کرو اور پھر دو رکعت نفل جیسے عام طور پر پڑھتے ہیں پڑھو۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھو۔ دعا عربی میں صحت کے ساتھ یاد کر کے پڑھی جائے۔ دعا یہ ہے:

اللھم انی اسئلک و توسل و توجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا رسول اللّٰه انی توجهت بک الیٰ ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

Marfat.com

تحیۃ الوضو:۔ یہ دو رکعت نفل نماز ہے۔ جو وضو کے فوری بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے تک ادا کی جاتی ہے اور جس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے اس نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے اسی طرح بعد غسل کے بھی پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی)

تحیۃ المسجد:۔ یہ دو رکعت نفل نماز ہے۔ یہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد مسجد میں بیٹھنے سے پہلے ادا کی جاتی ہے اور اس کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اس کے لیے کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں جو چاہیں وہ پڑھیں۔ ان دو رکعتوں کا بیٹھنے سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ اگر بھول وغیرہ سے بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ لے تو درست ہے (درمختار شامی) اگر کوئی تحیۃ المسجد نہ پڑھ سکے تو چار مرتبہ سبحان اللّٰہ ولاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھ لے (شامی)

تراویح

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں (مسلم)

(۲) عَنْ سَائِبْ بِنْ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَنِ عُمر بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِیْن رَکْعَةً وَالْوِتْرِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے (بیہقی)

Marfat.com

اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵ میں ہے۔ قال النووی فی الخلاصه اسناده صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

(۳) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لوگ تیئس رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) (امام مالک)

بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہے

ملک العلما حضرت علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ روی ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه جمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بهم فی کل لیلة عشرین رکعة ولم ینکر علیه احد فیکون اجماعاً منهم علی ذلک یعنی مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں صحابہ کرام کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جمع فرمایا تو وہ روزانہ صحابہ کرام کو بیس رکعت پڑھاتے تھے اور ان میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی تو بیس رکعت پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا (بدائع الصنائع جلد اول ص ۲۸۸) اور عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم ص ۳۵۵ میں ہے قال ابن عبدالبر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الکوفیون والشافعی واکثر الفقهاء وهو الصحیح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابة یعنی علامہ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ (بیس رکعت تراویح) جمہور علماء کا قول ہے، علمائے کوفہ، امام شافعی اور اکثر فقہا یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ابی بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں اور علامہ ابن حجر نے فرمایا اجماع الصحابة علیٰ ان التراویح عشرون رکعة یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے اور مراقی

Marfat.com

الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے وھی عشرون رکعة باجماع الصحابة یعنی تراویح بیس رکعت ہے اس لیے کہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول ص ۱۷۵ میں لکھتے ہیں ثبت اھتمام الصحابة علی عشرین فی عھد عمر و عثمان وعلی فمن بعد ھم اخرجه مالک وابن سعد و البیھقی و غیر ھم یعنی حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے اس مضمون کی حدیث کی امام مالک ابن سعد اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے اور ملا علی قاری علیہ رحمتہ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں اجمع الصحابة علی ان التراویح عشرون رکعة یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے (مرقاۃ جلد دوم ص ۱۷۵)

بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے

امام ترمذی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اکثر اھل العلم علی ماروی علی و عمر و غیر ھما من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عشرین رکعة وھو قول سفیان الثوری و ابن المبارک والشافعی و قال الشافعی ھکذا ادرکت ببلدنا مکة یصلون عشرین رکعة ۔ یعنی کثیر علماء کا اسی پر عمل ہے جو حضرت علی' حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیس رکعت تراویح منقول ہے اور سفیان ثوری ابن مبارک اور امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم بھی یہی فرماتے ہیں کہ (تراویح بیس رکعت ہے) اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے (ترمذی' باب قیام شہر رمضان ص ۹۹) اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرح نقایہ میں تحریر فرماتے ہیں فصار اجماعاً لماروی البیھقی باسناد صحیح کانوا یقیمون علی عھد عمر بعشرین رکعة وعلی عھد عثمان و علی یعنی بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اس لیے کہ امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم' حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس زمانوں

Marfat.com

میں صحابہ کرام اور تابعین عظام بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۲۲۴ میں ہے ثبت العشرون بمواظبة الخلفاء الراشدین ماعدا الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھم یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مداومت سے بیس رکعت تراویح ثابت ہے اور علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں وھی عشرون رکعة ھو قول الجمھور وعلیه عمل الناس شرقا و غربا یعنی تراویح بیس رکعت ہے یہی جمہور علماء کا قول ہے اور مشرق و مغرب ساری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے (شامی جلد اول مصری ص ۱۹۵) اور شیخ زین الدین ابن نجیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ھو قول الجمھور لما فی الموطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرین رکعة و علیه عمل الناس شرقاً و غرباً یعنی بیس رکعت تراویح جمہور علماء کا قول ہے اس لیے کہ موطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام تیئس ۲۳ رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) اور اسی پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا عمل ہے (بحرالرائق جلد دوم ص ٦٦) اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے کان الناس یصلونها فرادیٰ الیٰ زمن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فقال عمر انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد فجمعھم علی ابی بن کعب فصلی بھم خمس ترویحات عشرین رکعة یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع زمانہ خلافت تک صحابہ کرام تراویح الگ الگ پڑھتے تھے بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک امام پر صحابہ کرام کو جمع کرنا بہتر سمجھتا ہوں پھر انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صحابہ کرام کو جمع فرمایا۔ حضرت ابی نے لوگوں پانچ ترویحہ بیس رکعت پڑھائی اور کفایہ میں ہے کانت جملتها عشرین رکعة و ھذا عندنا وعنه الشافعی یعنی تراویح کل بیس رکعت ہے اور یہ ہمارا مسلک ہے اور یہی مسلک امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے اور بدائع الصنائع جلد اول ص ۲۸۸ میں ہے اما قدرھا فعشرون

Marfat.com

رکعۃ فی عشر تسلیمات فی خمس ترویحات کل تسلیمتین ترویحۃ و ھذا قول عامۃ العلماء یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے پانچ ترویحہ دس سلام کے ساتھ ہر دو سلام ایک ترویحہ ہے اور یہی عام علماء کا قول ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ وھی عشرون رکعۃ یعنی تراویح بیس رکعت ہے (احیاء العلوم جلد اول ص ۲۰۱) اور شرح وقایہ جلد اول ص ۱۷۵ میں ہے سنن التراویح عشرون رکعۃ یعنی تراویح بیس رکعت مسنون ہے اور فتاوٰی عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۰۸ میں ہے وھی خمس ترویحات کل ترویحۃ اربع رکعات بتسلیمتین کذافی السراجیہ یعنی تراویح پانچ ترویحہ ہے ہر ترویحہ چار رکعت کا دو سلام کے ساتھ' ایسا ہی سراجیہ میں ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں عددہ عشرون رکعۃ یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص ۱۸)

بیس رکعت تراویح کی حکمت

بیس رکعت تراویح کی حکمت یہ ہے کہ رات اور دن میں کل بیس رکعت فرض و واجب ہیں' سترہ رکعت فرض اور تین رکعت وتر اور رمضان میں بیس رکعت تراویح مقرر کی گئیں تاکہ فرض و واجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہو جائے جیسا کہ بحر الرائق جلد دوم ص ۶۷ پر ہے۔ ذکر العلامۃ الحلبی ان الحکمۃ فی کونھا عشرین ان السنن شرعت مکملات للواجبات وھی عشرون بالوتر فکان التراویح کذلک لتقع المساوات بین المکمل والمکمّل یعنی علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ذکر فرمایا کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل بیس رکعت ہیں انہیں کی تکمیل کے لیے سنتیں شروع ہوئی ہیں تو تراویح بھی بیس رکعت ہوئی تاکہ مکمل کرنے والی تراویح اور جن کی تکمیل ہوگئی یعنی فرض و واجب دونوں برابر ہو جائیں اور مراقی الفلاح کے قول وھی عشرون رکعۃ کے تحت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ الحکمۃ فی تقدیرھا بھذا العدد مساواۃ للمکمل وھی السنن المکمل وھی الفرائض الاعتقادیۃ والعملیۃ یعنی بیس رکعت تراویح مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی

Marfat.com

تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض وواجب کی رکعت کی تعداد برابر ہوجائیں اور درمختار مع شامی جلد اول ص ۴۹۵ میں ہے وھی عشرون رکعت حکمتہ مساوات المکمل والمکمل یعنی تراویح بیس رکعت ہے اور بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ مکمل مکمل کے برابر ہو اور درمختار کی اسی عبارت کے تحت شامی میں نہر سے منقول ہے لا یخفیٰ ان الرواتب وان کملت ایضاً الاان ھذا الشھر لمزید کمالہ زید فیہ ھذا المکمل فتکمل یعنی واضح ہو کہ فرائض اگرچہ پہلے سے بھی مکمل ہیں لیکن ماہ رمضان میں اس کے کمال کی زیادتی کے سبب یہ مکمل یعنی بیس رکعت تراویح بڑھادی گئی تو وہ خوب کامل ہوگیے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط

قرأۃ خلف الامام

(۱) عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَأَلَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَ ۃِ مَعَ الْاِ مَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَ ۃَ مَعَ الْاِ مَامِ فِیْ شَیْءٍ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں (خواہ سری ہو یا جہری) (مسلم جلد اول ص ۲۱۵)

(۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں

Marfat.com

صُفُوْ فَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُ مَّكُمْ اَحَدُكُمْ کوئی امامت کرے تو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر
فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُ وْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو (مسلم)

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِ مَامِ فَاِنَّ شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت
قِرَاءَ ةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَ ةٌ" مقتدی ہی کی تلاوت ہے (موطا امام محمد ص ۹۹)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَابْنُ الْهَمَامِ هٰذَ حضرت محمد بن منیع اور امام ابن الہمام نے فرمایا کہ
الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ یہ اسناد مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو
الْاِ مَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَ تُهٗ شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت اس
کے لیے کافی ہے (موطا امام محمد ص ۹۷)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ امام صرف اس
جُعِلَ الْاِ مَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَأَ لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب
فَاَنْصِتُوْا وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو (طحاوی ص ۱۰۶)

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۵ میں ہے فقال له ابو بكر فحديث ابى هريرة فقال هو صحيح يعنى واذقراء فانصتوا یعنی ابو بکر نے سلیمان سے پوچھا کہ ابو ہریرہ کی حدیث کیسی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

انتباہ:۔ صاحب ہدایہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے جیسا کہ ہدایہ جلد اول ص ۷۲ میں ہے۔ لا يقراء الموتم خلف الامام وعليه اجماع الصحابة۔

Marfat.com

یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے اور اسی پر صحابہ کا اجماع ہے اور عنایہ میں اسی کے تحت ہے المرادبه اجماع اکثر الصحابة فانه روی عن ثمانین نفرامن الکبار الصحابة منع المقتدی عن القراء ةخلف الامام وقال الشعبی ادرکت سبعین بدریا کلهم یمنعون المقتدی عن القراء ة خلف الامام وقیل المرادبه اجماع مجتهدی الصحابة و کبارهم وقدروی عن عبدالله بن زید بن اسلم عن ابیه قال کان عشرة من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهون عن القراء ة خلف الامام اشد النهی ابوبکر الصدیق وعمر بن خطاب و عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب و عبدالرحمٰن بن عوف وسعد بن وقاص و عبداللّٰه بن مسعود و زید بن ثابت و عبدالله بن عمر و عبداللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم۔

یعنی ہدایہ کے قول اجماع الصحابہ کا مطلب یہ ہے کہ اکثر صحابہ کا اجماع ہے اس لیے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کا منع کیا جانا بڑے بڑے اسی ۸۰ صحابہ کرام سے مروی ہے اور امام شعبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جنگِ بدر میں شریک ہونے والے ستر ۷۰ صحابہ کرام سے ملاقات کی وہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کو منع فرماتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اجماع صحابہ کا مطلب مجتہدین صحابہ وکبار صحابہ کا اجماع ہے اور بے شک حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر بن خطاب' حضرت عثمان بن عفان' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت سعد بن وقاص' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت زید بن ثابت' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے اور کفایہ

Marfat.com

میں ہے منع المقتدی عن القراءۃ ماثور عن ثمانین نفرا من کبار الصحابۃ منھم المرتضیٰ و العبادلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم یعنی بڑے بڑے ۸۰ اسی صحابہ کے بارے میں روایت آئی ہے کہ وہ مقتدی کو قرأت سے روکتے تھے۔ ان میں حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود بھی ہیں اور درمختار میں ہے المؤتم لا یقرأ مطلقا فان قرأ کرہ تحریما۔ یعنی مقتدی سورۃ فاتحہ یا کسی سورت کی قرأت نہیں کرے اگر اس نے قرأت کی تو مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔

آمین بالسر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْ فَاِنَّه' مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُه' تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِکَةِ غُفِرَلَه' مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَق عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّه' مَنْ وَّافَقَ قَوْلُه قَوْلَ الْمَلٰائِکَةِ غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا لَفْظُ البخاری و لمسلم نحوہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے (بخاری مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام مَنْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائینگے یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے (مشکوٰۃ ص ۷۹)

اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں اول یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس لیے کہ اگر مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہوتا تو

Marfat.com

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں فرماتے کہ جب تم وَلَا الضَّآلِّيْن کہو تو آمین کہو معلوم ہوا کہ مقتدی صرف آمین کہے گا وَلَا الضَّآلِّيْن کہنا امام کا کام ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آمین آہستہ کہنا چاہیے کہ فرشتے بھی آہستہ آمین کہتے ہیں اسی لیے ہم ان کے آمین کہنے کی آواز نہیں سنتے لہٰذا بلند آواز سے آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کی مخالفت کرنا ہے۔

کنز الدقائق اور بحر الرائق جلد اول ص ۳۱۳ میں ہے اَمَّنَ الْاِمَامُ وَالْمَاْمُوْمُ سِرًّا یعنی امام اور مقتدی دونوں آہستہ آمین کہیں اور درمختار میں ہے اَمَّنَ الْاِمَامُ كَمَاْمُوْمٍ وَمُنْفَرِدٍ یعنی امام آہستہ آمین کہے جیسے کہ مقتدی اور منفرد۔

رفعِ یدین

(۱) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ "حَسَنٌ" وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ

حضرت علقمہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھوں پس آپ نے نماز پڑھی اور شروع نماز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بہت سے علماء صحابہ اور علمائے تابعین یہی فرماتے ہیں کہ شروع نماز کے علاوہ رفعِ یدین نہ کیا جائے (ترمذی جلد اول ص ۳۵)

(۲) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِاِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب نماز شروع فرمانے کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے دست مبارک کو اٹھاتے یہاں تک کہ حضور

Marfat.com

شَحْمَتَیْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر تک رفع یدین نہ فرماتے (طحاوی ص ۱۱۰)

(۳) عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے (طحاوی ص ۱۱۱)

(۴) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنَ عُمَرَ فَلَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوةِ

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتدا میں نماز پڑھی تو وہ صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے (طحاوی ص ۱۱۰)

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاروق اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر صحابہ و تابعین اور دیگر جلیل القدر علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے اور بعض روایتوں سے جو رکوع کے پہلے اور بعد میں رفع یدین ثابت ہے تو وہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ عینی شارح بخاری نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انه رای رجلا یرفع یدیه فی الصلوٰة عند الرکوع وعندرفع راسه من الرکوع فقال له لا تفعل فانه شیءٌ فعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم ترکه۔ یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اس لیے کہ یہ

Marfat.com

ایسی چیز ہے جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے کیا تھا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔

دُرود شریف

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيَّاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خدائے تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا (نسائی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے (ترمذی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۳) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں اب اس کے لیے اپنے اوراد وظائف کے اوقات میں سے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جتنا تم چاہو؟

Marfat.com

قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ" لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ" قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذاً يَكْفِيْ هَمَّكَ وَيَكْفُرُ لَكَ ذَنْبَكَ	عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے اور بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے اور بہتر ہے میں نے عرض کیا تو سارا وقت درود ہی کے لیے مقرر کرلوں؟ فرمایا ایسا ہو تو تمہارے سارے امور کے لیے کافی ہوگا اور تمہارا گناہ معاف کردیا جائے گا۔ (ترمذی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

(۴) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِىْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ	حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اصل میں بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

(۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ" حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ اوپر نہیں چڑھتا جب تک تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے (ترمذی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

انتباہ:۔ ۱۔ اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، "م" لکھتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر معاذ اللہ استخفاف شان کا قصد ہو تو قطعاً کفر ہے اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ (ؓ) لکھنا مکروہ و باعث محرومی ہے (فتاوٰی افریقہ، بہار شریعت)

۲۔ جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں بعض لوگ ان ناموں پر ("م") بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے اس لیے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی؟

درودِ گنجِ عاشقاں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ط

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھے، تمام جہان سے زیادہ حضور کی عظمت دل میں جمائے، حضور کی شان گھٹانے والوں سے بیزار اور ان سے دور رہے وہ اگر اس درود شریف کو بعد نماز مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھے تو اس کے لیے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض یہاں درج کیے جاتے

Marfat.com

ہیں اس درود شریف کو پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ تین ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا' پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا' اس کے مال میں ترقی دے گا' اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا' دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ کسی دن خواب میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا' ایمان پر خاتمہ ہوگا' قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی' اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

جماعت

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری ومسلم)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْه وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ" اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشا کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر وثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے (بخاری۔ مسلم)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس

Marfat.com

صَلَّی اللَّیلَ کُلَّه، نے ساری رات نماز پڑھی (مسلم)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو جلا دوں (بخاری و مسلم)

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَافِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں (احمد)

(۶) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکَ الْجَمَاعَةِ

حضرت ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے لہٰذا جماعت کو لازم جانو (احمد ابوداؤد)

Marfat.com

مسجد

(۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًابَنیَ اللّٰهُ لَه' بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص خدائے تعالیٰ (کی خوشنودی کے لیے) مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا (بخاری۔مسلم)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُ هَاوَاَبغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں (مسلم)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لَنَا فِی التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِی الْجُلُوْسَ فِی الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَاراً لِلصَّلَاةِ

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ حضور نے فرمایا کہ میری امت کے لیے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے (شرح السنۃ مشکوٰۃ)

(۴) عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهیٰ عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَکَلَهُمَا فَلَایَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَاوَقَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَابُدَّ اٰکِلِیْهِمَا فَاَمِیْتُوْ هُمَا طَبْخاً

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان دو سبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے قریب ہرگز نہ آئے اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بو دور کرلیا کرو۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہرچہ بوئے ناخوش دارداز ماکولات وغیر ماکولات دریں حکم داخل است (اشعتہ اللمعات جلد اول ص ۳۲۸) یعنی ہروہ چیز کہ جس کی بو ناپسند ہو اس حکم میں داخل ہے خواہ وہ کھانے والی چیزوں میں سے ہو یا نہ ہو۔

(۵) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِىْ مَسَاجِدِ هِمْ فِىْ اَمْرِ دُنْيَا هُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ" حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کرینگے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروانہیں (بیہقی)

حضرت شیخ محقق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ کنایت است از بیزاری حق ازایشاں (اشعتہ اللمعات جلد اول ص ۳۳۹) یعنی مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے بیزار ہے۔

انتباہ: ۱۔ مسجد میں کچا لہسن اور پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بو ہو جیسے بیڑی، سگریٹ پی کر یا مولی کھا کر جانا نیز جس کو گندہ دہنی کی بیماری ہو یا کوئی بدبودار دوائی لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو ان سب کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے اسی طرح مسجد میں ایسی ماچس اور دیا سلائی جلانا کہ جس کے رگڑنے سے بو اڑتی ہو منع ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

۲۔ مسجد میں مٹی کا تیل جلانا ممنوع ہے مگر جب کہ اس کی بو بالکل دور کر دی جائے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد سوم ص ۵۹۸)

۳۔ مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اس لیے کہ مسجد ان ظاہری دیواروں کا نام نہیں بلکہ اس جگہ کے محاذ میں ساتوں آسمان تک سب مسجد ہے

Marfat.com

درمختار میں ہے کہ انہ مسجد الی عنان السماء دالمختار میں ہے وکذا الیٰ تحت الثریٰ۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ یعنی اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

۵۔ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

جمعۃ المبارک

(۱) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ وَیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ اَوْیَمُسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَاتَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَہٗ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت ونظافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو ملے جو گھر میں میسر آئے پھر گھر سے نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان (اپنے بیٹھنے یا آگے گزرنے کے لیے) شگاف نہ ڈالے پھر نماز پڑھے جو مقرر کردی گئی ہے پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کیے ہیں معاف کردیے جائیں گے۔ (بخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَاکَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلَائِکَۃُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر

Marfat.com

عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُھَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ بَدَنَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَۃً ثُمَّ بَیْضَۃً فَاِذَاخَرَجَ الْاِ مَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ

مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا' پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے انڈا بھیجا۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں (بخاری۔ مسلم)

(۳) عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔ (احمد۔ ابوداؤد)

(۴) عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَھَا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لیے کہ آدمی جس قدر دور رہنا معمول بنا لے گا اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا (ابوداؤد)

Marfat.com

(۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اِذَا نَعَسَ اَحَدُ كُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کردے (ترمذی)

(۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے موسم میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے اور سخت گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے (بخاری شریف)

انتباہ:۔ خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب ہرگز نہ دینا چاہیے یہی احوط ہے (فتاوٰی رضویہ) اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۳۸۰ میں ہے ینبغی ان لایجیب بلسانه اتفاقا فی الاذان بین یدی الخطیب اور ردالمحتار جلد اول ص ۵۸۵ میں ہے اجابة الاذان حینئذ مکروهة

۲۔ خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھا نہ چومے یہ حکم صرف خطبہ کے لیے ہے ورنہ عام حالات میں نام نامی سن کر انگوٹھا چومنا مستحب ہے اور درود شریف دل میں پڑھے زبان کو جنبش نہ دے اس لیے کہ زبان سے سکوت فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ) اور درمختار مع ردالمحتار جلد ص ۵۷۵ میں ہے الصواب انه یصلی علی النبی صلی الله تعالی علیه و سلم عند سماع اسمه فی نفسه

۳۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ اور سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔ (فتاوٰی رضویہ۔ بہار شریعت)

۴۔ چھوٹے دیہات میں جمعہ جائز نہیں (عامہ کتب) لیکن عوام اگر پڑھتے ہوں تو انہیں منع نہ کیا جائے (فتاوٰی رضویہ حصہ سوم)

نوٹ:۔ خطبے سے مراد وعظ و تقریر والا خطبہ نہیں بلکہ دوسری اذان کے بعد عربی کا خطبہ ہے۔

Marfat.com

نماز عیدین

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْراً مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی مناتے ہیں اس پر حضور نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

(۲) عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عمرو بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقرعید کی نماز جلد پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ سناؤ (مشکوٰۃ)

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے ایک دوبار نہیں بلکہ کئی بار (مسلم)

Marfat.com

(۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاْكُلُ هُنَّ وِتْرًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عیدالفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے (بخاری)

(۵) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عیدالفطر کے دن جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ کھا نہ لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عیدالاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔ (بخاری)

انتباہ:۔ ا۔ عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے اس لیے کہ اس میں اظہار مسرت ہے (بہار شریعت)

۲۔ عورتوں کے لیے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لیے کہ عیدگاہ میں مردوں کے ساتھ اجتماع ہوگا اور اسی لیے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہو یا بڑھیا۔

☆☆☆

Marfat.com

نمازِ جنازہ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْرَعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِکُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جنازہ کو لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اسے خیر کی (منزل) کی طرف جلد پہنچانا چاہیے اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو برے کو اپنی گردنوں سے جلد اتار دینا چاہیے (بخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَکَانَ مَعَهٗ یُصَلِّیَ عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ اللہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصولِ ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لیکر لوٹتا ہے جس میں سے ہر قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے اور دفن میں شریک نہ ہو تو وہ ایک قیراط کا ثواب لیکر واپس ہوتا ہے (بخاری۔ مسلم)

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چند صحابہ کرام ایک جنازہ کے قریب سے گزرے تو خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر لوگوں کا دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو برائی کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور نے

Marfat.com

هٰذَا اَثْنَيْتُمْ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) کیا چیز واجب ہوگئی! فرمایا جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے ساتھ ذکر کیا اسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکی تم لوگوں نے برائی کی اسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم لوگ زمین پر خدائے تعالیٰ کے گواہ ہو (بخاری۔ مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ مراد ثنائے اہلِ خیر وصلاح وصدق تقوی بے مدخلیت غرض نفسانی ست کہ آں علامت بودن مردست از اہل جنت والا اگر بعضے از فساق وفجار بغرضے از اغراض یکے از اہل فسق بستایند یا یکے صالحے رانکوہش کنند قطع بداں نتواں کرد (ترجمہ) یعنی اہل خیر وصلاح اور صدق وتقوٰی والوں کی ایسی تعریف مراد ہے جس میں نفسانی غرض شامل نہ ہو اس لیے کہ ایسی ہی تعریف آدمی کی جنتی ہونے کی نشانی ہے ورنہ اگر بعض فاسق وفاجر کسی غرض سے کسی فاسق کی تعریف کریں یا کسی نیک صالح آدمی کی برائی کریں تو اس کی وجہ سے (جنتی یا جہنمی ہونے کا) یقین نہیں کر سکتے (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۲۸۲)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مُردوں کو گالی نہ دو (بخاری شریف)

(۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی نیکیوں کا چرچا کرو اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرو (ابوداؤد۔ ترمذی)

Marfat.com

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ ایں مخصوص سمت مسلماناں وصحالحان وآنکہ آشکار فسق نکنند وظلم نہ کنند (اشعتہ اللمعات جلد اول) یعنی یہ حکم ان نیک مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے جو علانیہ فسق وظلم نہیں کرتے ہیں

(۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت امام حسن بن علی وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرامام حسن کھڑے ہوگئے اور حضرت ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حضرت امام حسن نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس نے کہاں ہاں لیکن پھر اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

اشعتہ اللمعات شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے تحت ہے کہ پس حکم سابق منسوخ شدوایں نسخ در جنازہ یہود باشد یا مطلق واللہ اعلم وظاہر ثانی ست یعنی تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا اور یہ منسوخ ہونا صرف یہودی جنازہ کے بارے میں ہے یا ہر ایک کے لیے۔ خدائے تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ سب کے لیے ہے۔ فتاوٰی عالمگیری جلد اول مصری صف ۱۵۲ میں ہے **لَا يَقُوْمُ للجنازة الا ان يريد ان يشهدها** ۔ یعنی جنازہ کے لیے نہ کھڑا ہو لیکن اس میں شرکت کا ارادہ ہو تو کھڑا ہوسکتا ہے۔ اور طحطاوی ص ۳۶۷ میں ہے **فهو مكروه كما في القهستاني** یعنی جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے جیسا کہ قہستانی میں ہے۔

Marfat.com

نماز جنازہ کی نیت' دعاء اور طریقہ ادائیگی

نیت:۔ نیت چار تکبیر نماز جنازہ' فرض کفایہ' ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے' دعا واسطے حاضر میت کے' منہ طرف کعبہ شریف کے' پیچھے اس امام کے' اللہ اکبر

نماز جنازہ:۔

نماز جنازہ میں چار تکبیریں (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہی جائیں پہلی تکبیر کے بعد ثناء

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط

دوسری تکبیر کے بعد درود:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

تیسری تکبیر کے بعد دعا۔ اگر میت بالغ مرد یا عورت ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو اِجْعَلْہُ کے بجائے اِجْعَلْھَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے بجائے شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پڑھنا چاہیے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

Marfat.com

قبر پر مٹی ڈالتے وقت:

قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے پہلی مرتبہ پڑھے۔ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا)۔ دوسری مرتبہ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔

۳۔ جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔

۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۱۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ ۲۔ تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو اس کا ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ ۳۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ جنت کی قیمت ادا ہوگی۔ ۴۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہوگا۔ ۵۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

Marfat.com

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اب تو میں روزانہ رات کو یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

مسنون دعائیں

قبولیتِ دُعا کب اور کیسے:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص طویل سفر میں ہے پراگندہ حال' غبار آلود دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے اے رب! اے رب! مگر اس کی خوراک حرام ہے' اس کا پینا حرام ہے' اس کا لباس حرام ہے' حرام کی غذا سے نشوونما پا رہا ہے بھلا ایسے شخص کی دعا کیونکر سنی جائے گی۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جو آدمی بھی اللہ سے دعا مانگتا ہے اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے پس یا تو دنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے یا دعا کے مقدار اس کے گناہ دور کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ مچائے۔ (ترمذی)

صبح ہونے پر:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

شام ہونے پر:۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ط

سونے کے وقت:۔

بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

Marfat.com

بیدار ہونے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

خواب دیکھنے پر:۔

خَیْرًا تَلْقَاہُ وَشَرًّا تَوَقَّاہُ خَیْرًا لَّنَا وَشَرًّا عَلٰی اَعْدَ آئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلا سے باہر آتے وقت:۔

غُفْرَانَکَ

وضو کرتے وقت:۔

اَتَمَ ضَّأُ بِسْمِ اللّٰہِ

وضو کرنے کے بعد:۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔

اذان سننے کے بعد:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ انِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ انِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے:۔

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ ہ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ہ (المومنون ۹۷۔۹۸)

بیمار کی عیادت پر:۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِیُ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

مریض کی وفات پر:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاَخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَافْتَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ

عام طور پر قبرستان جانے پر:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَاوَلَکُمُ الْعَافِیَةَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت:۔

بِسْمِ اللّٰہِ والصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

مسجد سے نکلتے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ

گھر سے نکلنے پر:۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّتَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

گھر میں داخل ہونے پر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

سفر پر روانہ ہونے پر:۔

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَاتَضِیْعُ وَدَآئِعُهٗ

سواری پر سوار ہونے پر:۔

Marfat.com

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَاوَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ہ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ہ

سفر سے واپسی پر:۔

اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّوَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

کسی بستی میں داخلہ پر:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا (یہ تین مرتبہ پڑھے) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَا ھَاوَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَھْلِھَا اِلَیْنَا (طبرانی السندجید)

بادل آتا دیکھ کر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْہِ اور اگر وہ برسنے لگتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّا فِعاً

بجلی کے کڑکنے پر:۔

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ۔(الرعد ۱۳)

آندھی کے آنے پر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (صحیح مسلم)

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے پر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم)

کوئی مصیبت آنے پر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

Marfat.com

بے چینی اور اضطراب پر:۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّومُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

ادائیگی قرض کے لیے:۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ

اچھی چیز دیکھنے پر:۔

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

بری چیز دیکھنے پر:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

شادی پر مبارکباد:۔

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ

شادی پر شوہر کی دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھَاوَخَیْرَ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

خلوت پر:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا

بچے کی ولادت پر:۔

آیت الکرسی اور ذیل کی دو آیات کی تلاوت کرو اور معوذتین (سورۃ فلق اور الناس) سے ان پر دم کیجیے

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی

Marfat.com

الْعَرْشِ قف يُغْشِی الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

(الاعراف: آیت ۵۴۔۵۵)

تحفہ لینے اور دینے پر:۔

تحفہ لینے پر بَارَکَ اللّٰهُ فِيْکُمْ تحفہ دینے پر وَفِيْهِمْ بَارَکَ اللّٰهُ

نیا لباس پہننے پر:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

مصیبت زدہ دیکھنے پر:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

مجلس کے خاتمہ پر:۔

اَللّٰهُمَّ قْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِکَ مَاتَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا۔ اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِیْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

کھانا شروع کرنے پر:۔

جب تم کھانا کھانے لگو تو شروع میں بسم اللہ کہو اگر پہلے بسم اللہ کہنا بھول جاؤ تو بعد میں یہ پڑھ لو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

کھانے کے بعد:۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

میزبان کے لیے دعا:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

نیا پھل دیکھنے پر:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَاوَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا

نیا چاند دیکھنے پر:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ الْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ لِلّٰہُ

افطار کے وقت:۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

لیلۃ القدر کی دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَفَاعْفُ عَنِّیْ

نومسلم کی دعا:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

جامع دعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّکُلِّہٖ مَاعَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَاّ یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَاّ تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَاّ یَنْفَعُ وَدَعْوَۃٍ لَاّ یُسْتَجَابُ لَھَا

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَمِنْ فُجَاۃِ نِقْمَتِکَ وَمِنْ جَمِیْعِ سَخَطِکَ

Marfat.com

(۴) اَللّٰھُمَّ اَحسِنْ عَاقِبَتِنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّ نْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

(۵) اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلیٰ ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

(۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الْرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاتَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

(۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحْصِنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَلِیْ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ

(۸) اَللّٰھُمَّ اَنْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَایَنْفَعُنِیْ وَاَرْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ

(۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَاناً فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا یَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَّ مَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا

(۱۰) اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِ سْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا حَاسِدًا

(۱۱) اَللّٰھُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ

☆☆☆

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صفت ایمان

ایمان مفصل:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ O

اور قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر

ایمان مجمل:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے

وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ o

اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

شش کلمہ

اول کلمہ طیب:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں

Marfat.com

سوم کلمہ تمجید:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

اور اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے

چہارم کلمہ توحید:۔

لَآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ

نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط

اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہ آئے گی

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

وہ جلال والا ہے اور عزت والا ہے، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے

پنجم کلمہ استغفار:۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ

میں اللہ سے جو میرا رب ہے بخشش مانگتا ہوں ہر گناہ سے جو مجھ سے سرزد ہوا

عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ

جان بوجھ کر یا خطا سے، چھپا یا ظاہر اور اسی کے حضور توجہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو

اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں، بیشک تو غیبوں کا جاننے والا

وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

Marfat.com

اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردکفر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک

شَیۡئًا وَّاَنَا اَعۡلَمُ بِہٖ وَاَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَآ اَعۡلَمُ بِہٖ تُبۡتُ

بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس گناہ سے جس کا مجھے

عَنۡہُ وَتَبَرَّاۡتُ مِنَ الۡکُفۡرِ وَالشِّرۡکِ وَالۡکِذۡبِ وَالۡغِیۡبَۃِ

علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے

وَالۡبِدۡعَۃِ وَالنَّمِیۡمَۃِ وَالۡفَوَاحِشِ وَالۡبُھۡتَانِ وَالۡمَعَاصِیۡ

اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت

کُلِّھَا وَاَسۡلَمۡتُ وَاَقُوۡلُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

لگانے سے اور (باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں

دعائے قنوت:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُکَ وَنَسۡتَغۡفِرُکَ وَنُؤۡمِنُ

الٰہی ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان

بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡکَ وَنُثۡنِیۡ عَلَیۡکَ الۡخَیۡرَ وَنَشۡکُرُکَ

لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے

وَلَا نَکۡفُرُکَ وَنَخۡلَعُ وَنَتۡرُکُ مَنۡ یَّفۡجُرُکَ ط

ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُوَاِلَیْکَ نَسْعٰی

الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے

عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

آیت الکرسی:۔

اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے کارخانہ نظام کو قائم

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ

رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

وَمَافِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلاَّ

جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش

بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ

کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب جانتا

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلاَّ بِمَاشَآءَ ط وَسِعَ

ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے

کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالیشان

عظمت والا ہے

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

کا سالانہ **ختم مبارک**

ہر سال مورخہ **27,28 صفرالمظفر**

شرقپور شریف میں منعقد ہوتا ہے

اہل اسلام سے اپیل ہے کہ صفرالمظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں یوم حضرت مجدد الف ثانی منایا جائے

حضرت میاں

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی

المعروف **ثانی لاثانی**

کا سالانہ **ختم مبارک**

ہر سال مورخہ **17,18 اکتوبر**

شرقپور شریف میں منعقد ہوتا ہے

Marfat.com

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان
روحانی واخلاقی اقدار کا حامل

مدیر اعلیٰ
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف

فی شمارہ .... 10 روپے
زر سالانہ .... 120 روپے

خود پڑھیئے اپنے بچوں کو پڑھایئے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں
تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجئے
اپنے کاروبار کے فروغ کیلئے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپ کے کاروبار کا تعارف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی

کاشانہ شیر ربانی مکان نمبر 15 اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور
042-7313356,PP:042-7225144

شیر ربانی
فری ڈسپنسری

اس میں مستحق مریضوں کو ایکسرے مشین، ای سی جی، سفری شفاخانہ الٹرا ساؤنڈ اور فری ادویات کی سہولت فراہم کی جاتی ہے

Marfat.com

LASANI BOOK PALACE LBP
Marfat.com

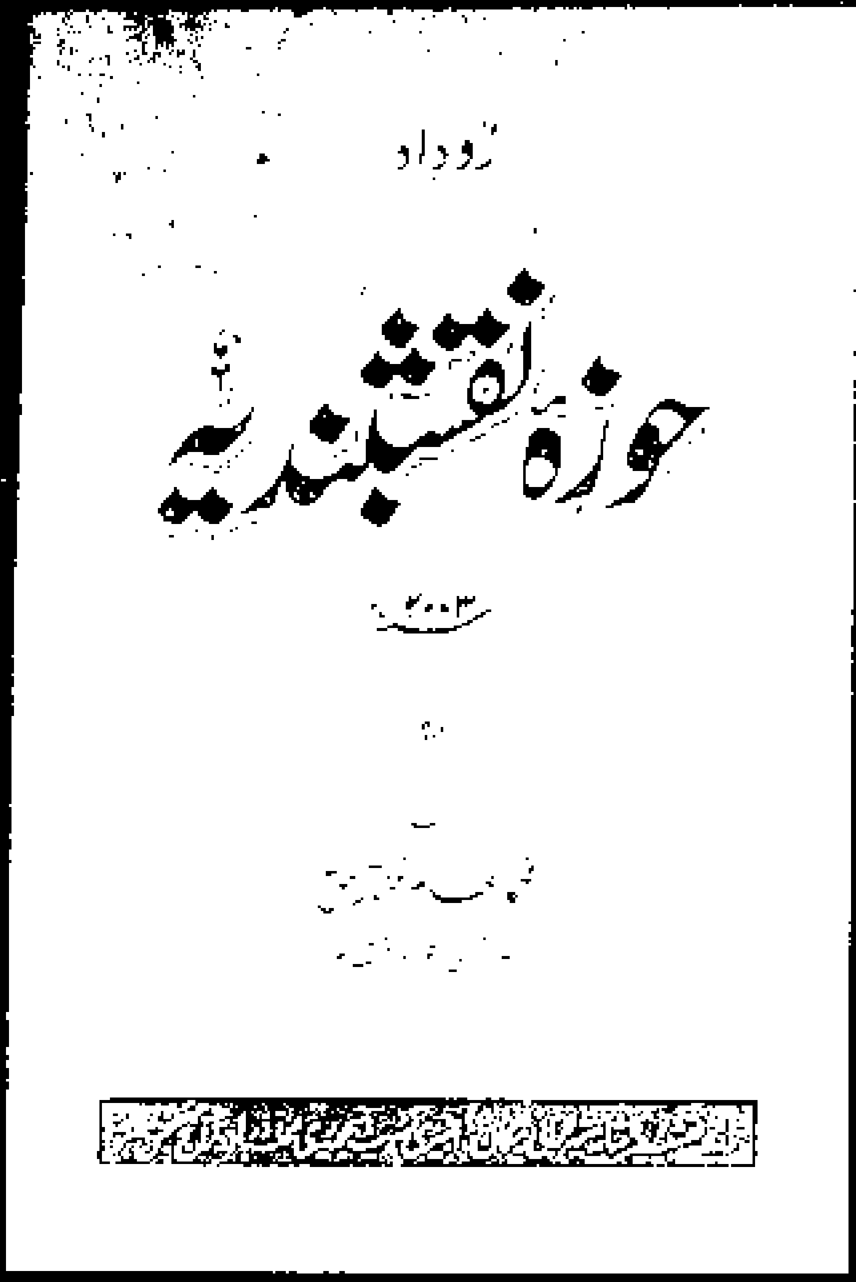
روداد
حوزۂ نقشبندیہ

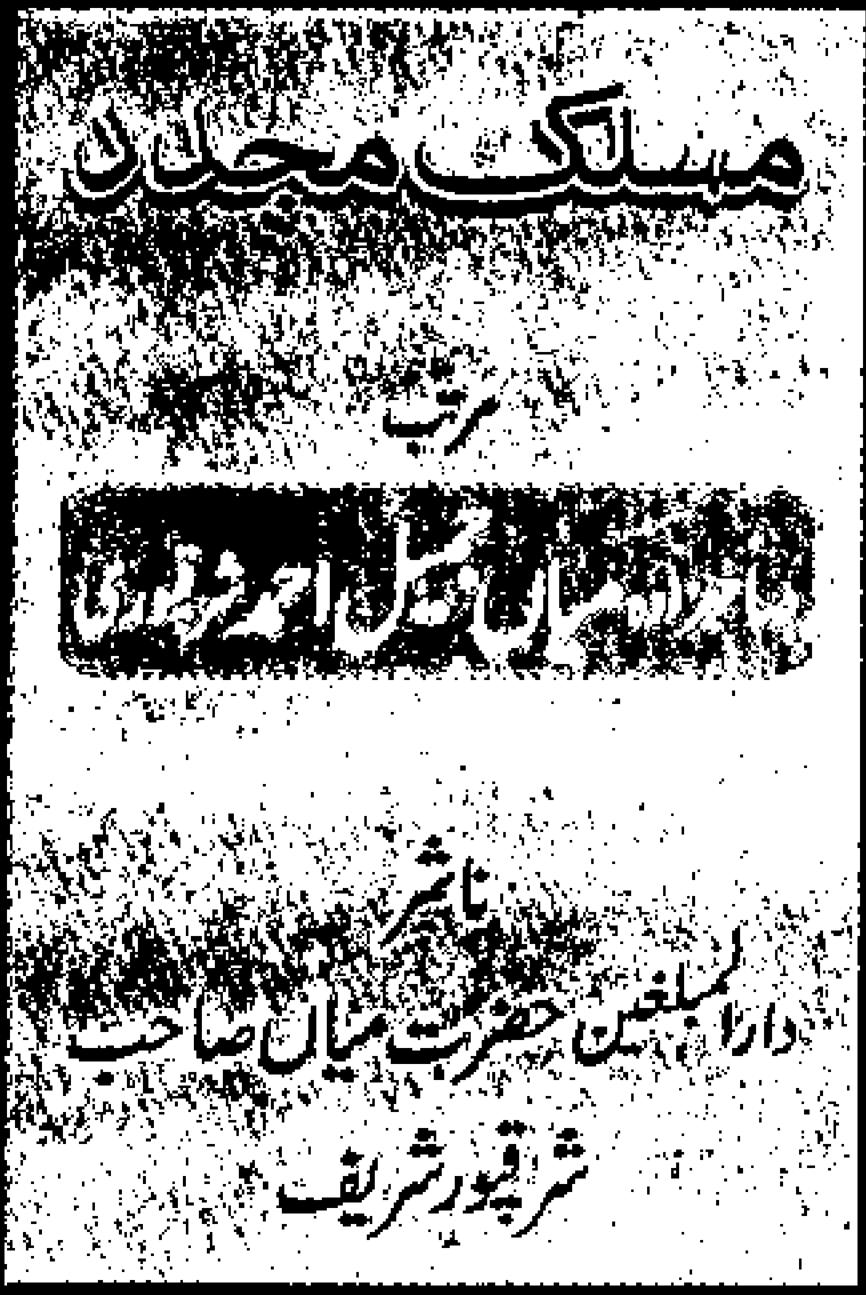
مسلک مجدد
مرتب
ناشر
دارالمبلغین حضرت میاں صاحب
شرقپور شریف

فہرست
ذخیرہ کتب
جمیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجددی

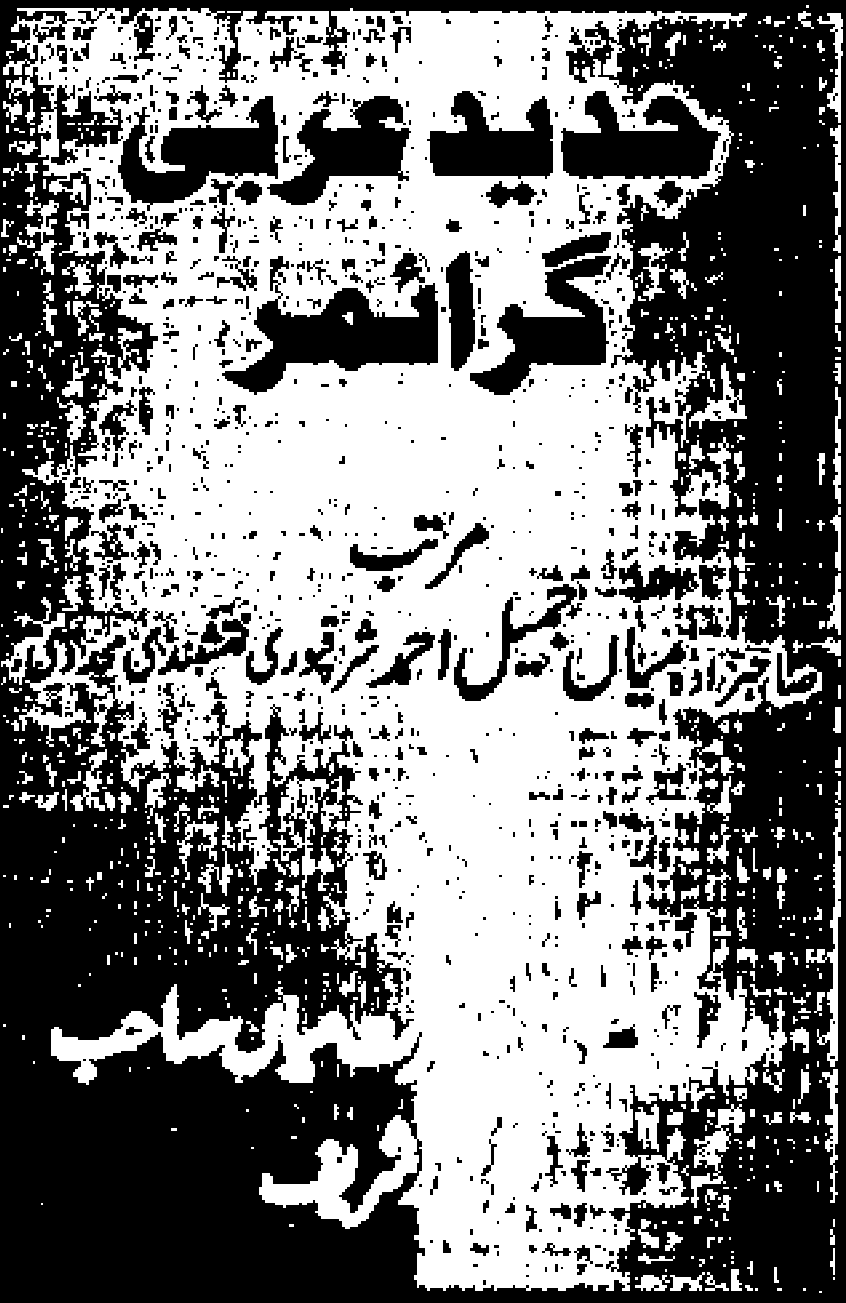
جدید عربی
گرائمر
مرتب
صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

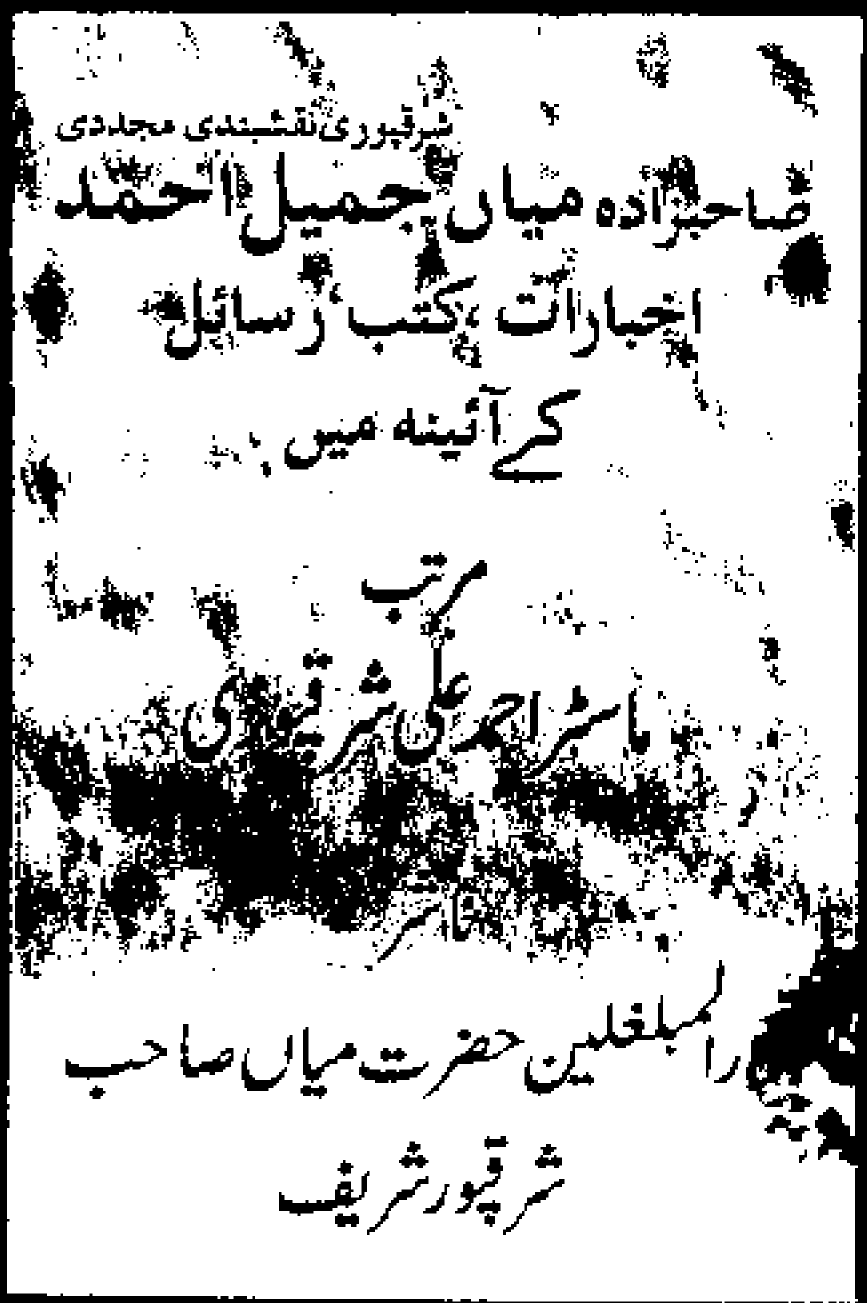
شرقپوری نقشبندی مجددی
صاحبزادہ میاں جمیل احمد
اخبارات، کتب، رسائل
کے آئینہ میں
مرتب
ماسٹر احمد علی شرقپوری
ناشر
دارالمبلغین حضرت میاں صاحب
شرقپور شریف

ارشادات

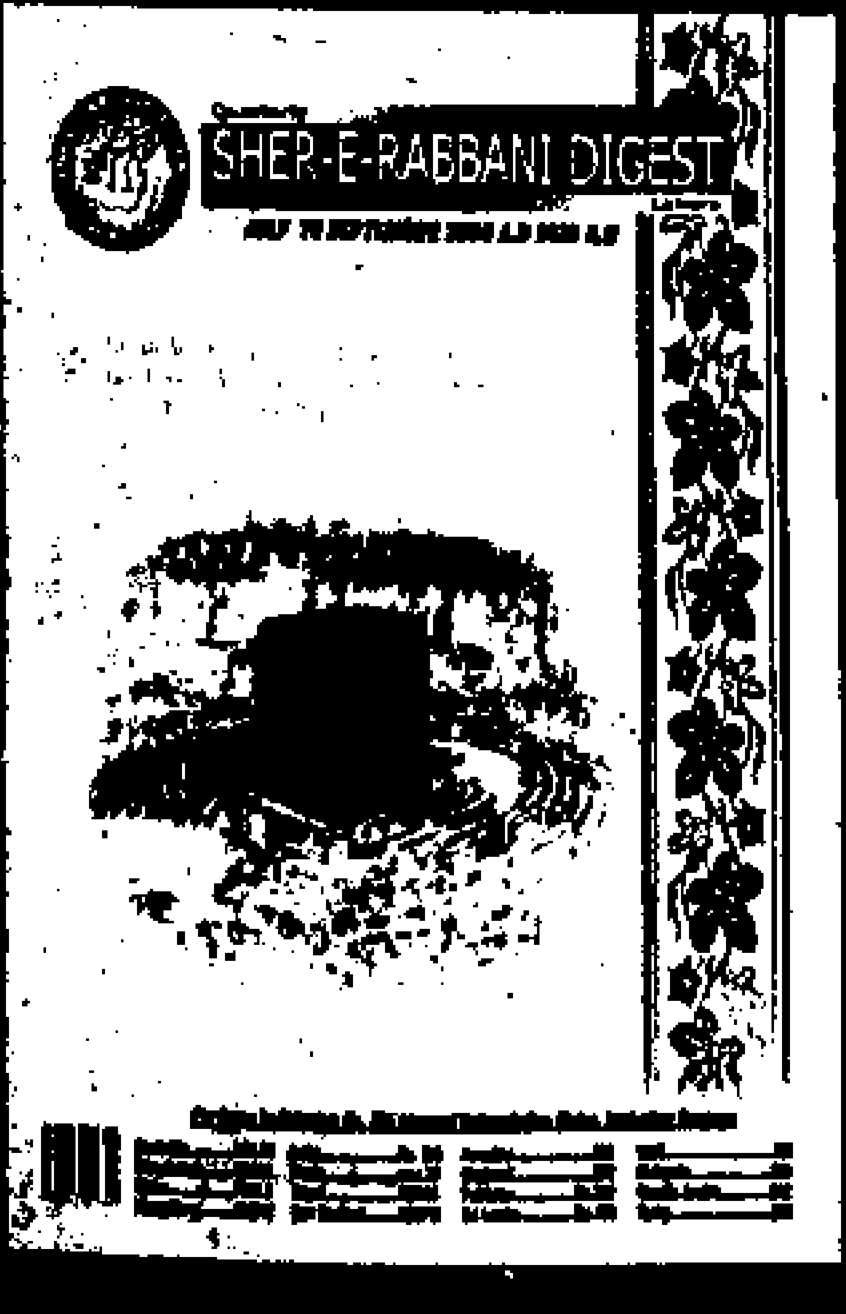
SHER-E-RABBANI DIGEST

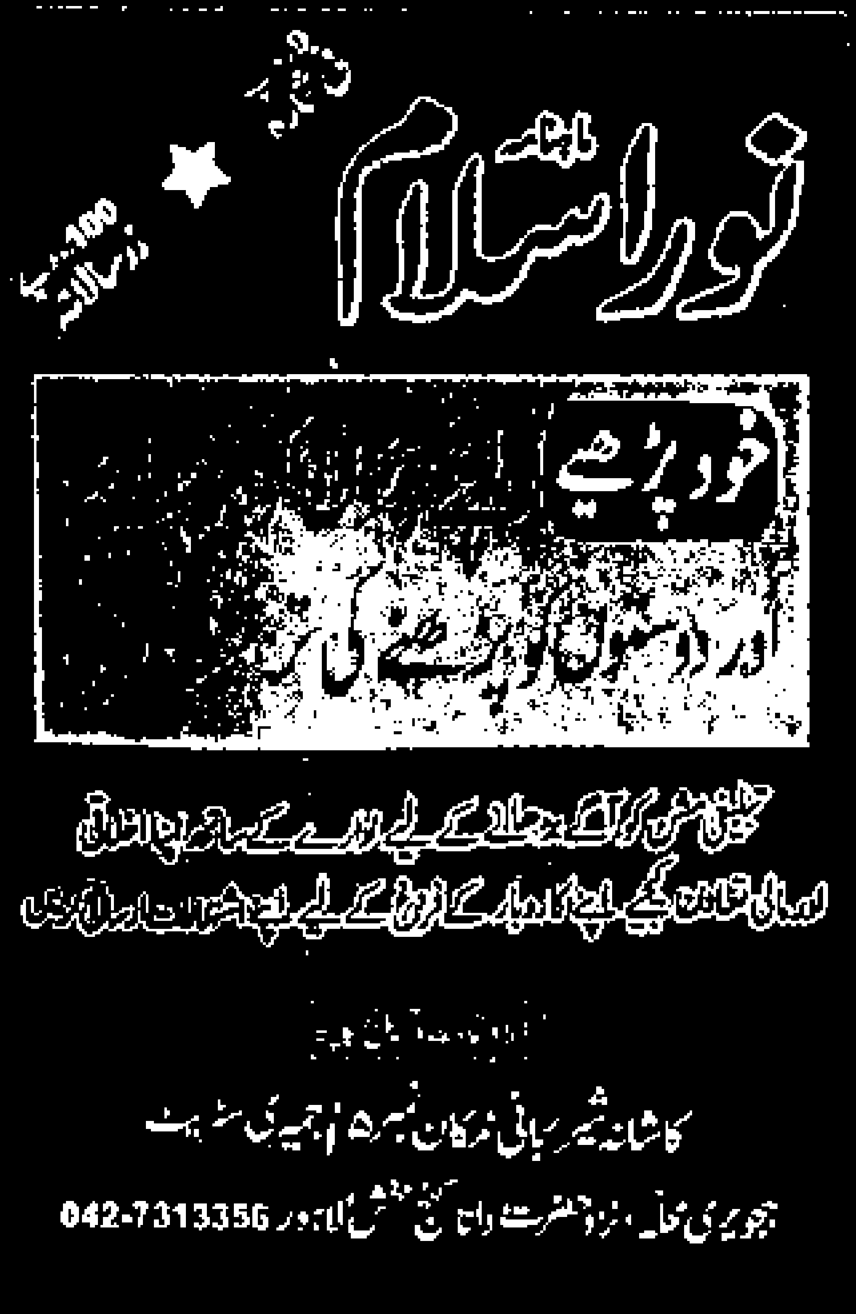
ماہنامہ
نور اسلام
خود پڑھیے
اور دوستوں کو پڑھنے کو دیجیے
042-7313356

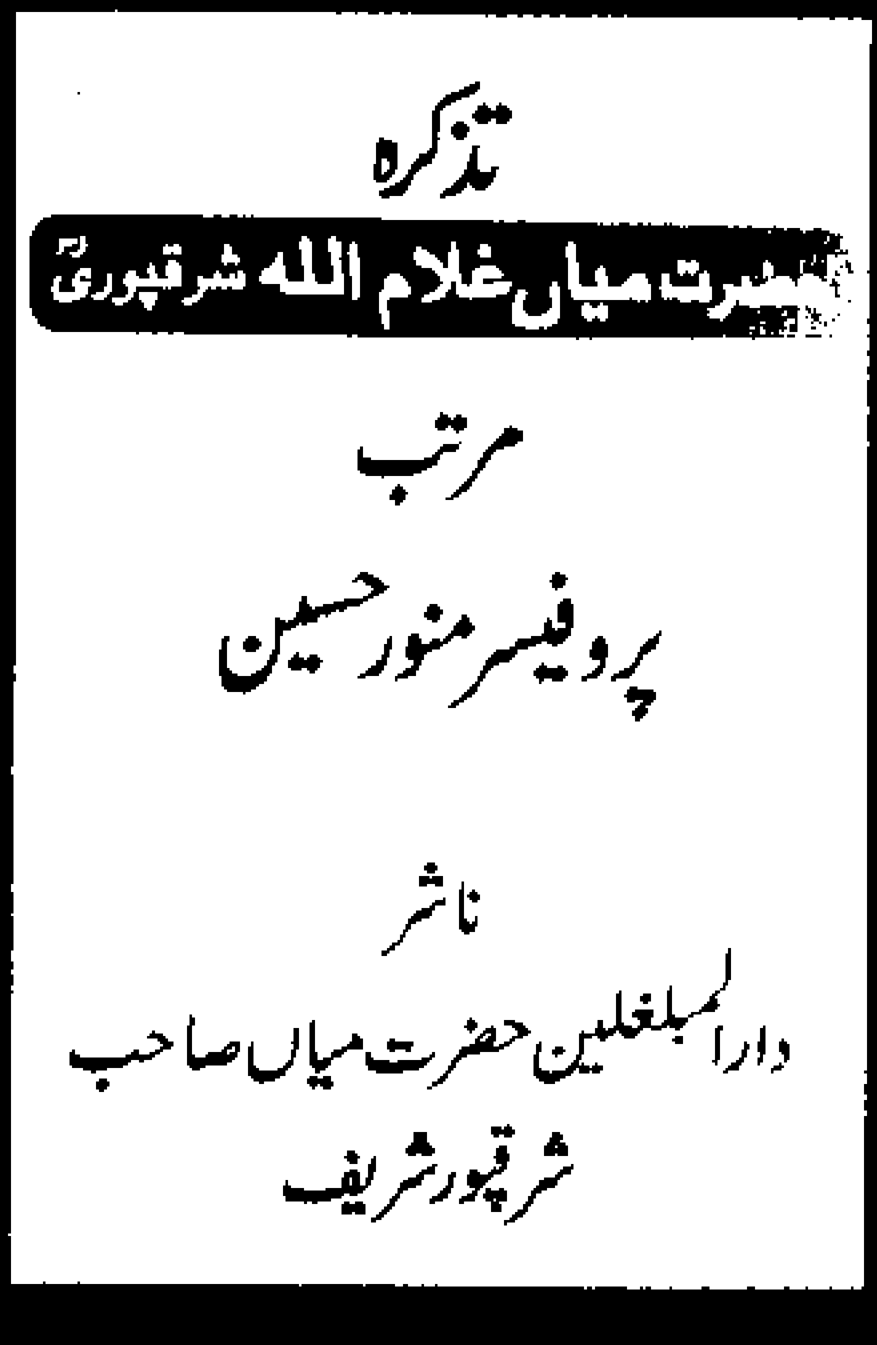
تذکرہ
حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ
مرتب
پروفیسر منور حسین
ناشر
دارالمبلغین حضرت میاں صاحب
شرقپور شریف

Marfat.com